

کاشف البرنی



کاشف البرنی

بحسنِ توفیقہٖ تعالیٰ جلّ شانہٗ

جذب القلوب

اعدادِ متحابہ کے سرّی قوانین

اعداد کی قوتِ جاذبہ اور اُن کی طلسمی قوتیں

محبت، جذب اور کششِ قلب کے عملیات



از افادات

حضرت کاشف البرنی

طبیبِ روحانی، صاحبِ علم الاشراق، واقفِ اسرارِ خفی وجلی، علم الاعداد و علمِ جفر

پبلشرز:

کتبخانہ صدیقیہ ۱۹۰۳ کوچہ چیلان دریا گنج دہلی ۲

نام کتاب ——— جذب القلوب
مؤلف ——— کاشف البرنی
بار اول ——— اگست ۱۹۹۲ء
تعداد ——— ایک ہزار
قیمت ——— بیس روپے 20/- Rs.
ناشر ——— کتبخانہ صدیقیہ نئی دہلی ۲
طباعت ——— زمان پریس دہلی ۶

JAZB UL-QULOOB
By
KAASHIF AL-BARNI
Rs. 15/-

فہرست ابواب

پیش لفظ

جب کوئی عامل کسی بھی نقش میں اعداد طالب و مطلوب وضع کرنا چاہے تو سب سے پہلے قانون کششِ اعداد کے مطابق یہ معلوم کرے کہ طالب و مطلوب کے اعداد میں قوت مقناطیسی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو عمل فوراً کام کرے گا۔ اگر نہیں ہے تو کام نہیں کرے گا۔ اس صورت میں اعداد کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ اس سے تاثیر پیدا ہو جائے۔ یا پھر نقش یا لوح تیار کی جاتی ہے یا عمل تیار کیا جاتا ہے۔

جب تک اس کتاب کے حسابی علم کو نہ سمجھا جائے گا۔ اعداد کی قوتوں کا علم نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا جو شخص حساب میں ناقص ہو۔ اس کو اعدادِ متحابہ کا یہ علم کام نہ دے گا۔ نہ وہ دوسرے نقوش میں کامیاب ہو گا کیونکہ وہ تدبیر اعداد کا اہل نہیں ——

کاشف البرنی

بنام

اللّٰہُ الکریمُ ذُوالجلالِ والاکرامِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

قانونِ جذب و کشش اعداد

اعداد کی طلسمی قوتوں کا صدیوں سے زمانہ معترف رہا ہے۔ اسلام کے آنے سے پہلے بھی بعض قومیں ان کی مخفی طاقتوں سے واقف تھیں۔ اس امر کو جاننے کے لیے کہ اعداد کا آپس میں کیا تعلق ہے اور کون سے اعداد ایک دوسرے کے طالب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس کے لیے حسابی اصول وضع کیے ہیں۔ ان ہی اصولوں سے اعدادِ متحابہ نکلتے ہیں جو عملیات کی دنیا میں مشہور اعداد ہیں۔ یہ اعداد ایک دوسرے کے عاشق و معشوق ہیں۔ عاملین محبت اور جذب کے لیے ان سے مدد لیتے ہیں۔ افلاطون نے ان اعداد کو مقناطیس القلوب کہا ہے۔ اس لیے کہ ان اعداد میں قلوبِ انسانی کے لیے ویسی ہی قوتِ جاذبہ ہوتی ہے جیسی کہ مقناطیس میں لوہے کے لیے ہوتی ہے۔ ان اعداد کے مخفی اسرار کے متعلق ابن خلدون نے ۷۰۹ھ میں سحر و طلسمات کے باب میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے خود ان اعداد میں عجیب و غریب اثر دیکھا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے ان چند اعمال کا بھی ذکر کیا ہے

جو اس وقت کے عاملین کام میں لاتے تھے۔ صاحب الغایہ نے بھی جو امامِ فن تھے ان اعداد کے اثرات کا دعویٰ کیا ہے۔

اعداد کی ان حقیقتوں اور رازوں کو جاننے کے لیے میں نے جو تفصیل پیش کی ہے۔ یہ ایک میرا حتمی فیصلہ ہے۔ میں نے صاحب الغایہ، مفاتیح الغالیق، کشافِ اصطلاحاتِ الفنون، مقناطیس القلوب، جذواتِ میر باقر داماد، کشکول شیخ بہاؤ الدین عاملی، اخلاقِ جلالی اور مقدمہ ابن خلدون وغیرہ مشہور اور معتبر کتابوں کے بغور مطالعہ کے بعد اُن قوانین اور نکات کو ترتیب دیا ہے۔ جو اس علم کے فنی نکات پر مبنی ہیں اور اس علم کے رازہائے درون اور اسرارِ مخفی کی تفصیل، تشریح اور توضیح کر کے تمام حجابات سے پردہ اُٹھا دیا ہے۔ تاکہ صاحبِ شوق اعداد کی پُراسرار خاصیتوں اور اُن کے افعال سے پوری واقفیت حاصل کر سکے اور فائدہ اُٹھا سکے۔ علمی نقاط کی تشریح، لوح مزوجات کے مؤثر قوانین اس میں موجود ہیں۔ حاجت مند جب چاہے اپنے مقصود کے مطابق عمل تیار کر سکتا ہے اور آزما سکتا ہے۔

وہ لوگ جو کسی فن کے اسرار سے واقف ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس اور فعل پر قابو رکھیں اور اس امر کے لیے ریاضت کے ضبطِ نفس پیدا کریں کیونکہ اُن سے کارہائے نمایاں اور عجائبات ظہور میں آتے ہیں۔ اس لیے لغزش کا امکان ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ اپنے تمام کام حدودِ شرعیہ کے اندر سرانجام دیں۔ تاکہ اس علم پر ہر آن اُن کو قدرت حاصل ہوتی جائے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ نااہل کا حافظہ میرے علم کو نہ پا سکے۔ کیونکہ وُہ جائز ناجائز میں فرق نہیں کر سکتا اور اس سے امنِ عالم اور عزتِ خلق تباہ ہوتی ہے۔

دُنیا کے اندر حُبّ و بُغض یا جذب و طرد کی دُو ہی ایسی قوتیں ہیں کہ جس شخص کے قبضہ میں آ جائیں اُسے دنیا میں کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔ وُہ بادشاہِ وقت ہوتا ہے۔ وُہ عامل جن کو جذب و طرد کی قوتوں پر دخل ہو۔

دُنیا کا کوئی امر اُن کے امکان سے باہر نہیں ہوتا بشرطیکہ فضلِ الٰہی اُن کے ساتھ ہو۔

عامل بننے کے لیے اعداد کی قوتوں کو جاننا، وقت کے استخراج پر عبور حاصل کرنا، علم اللواح و نقوش کا جاننا، بسوطِ حرفی اور مؤکلات کا استخراج اور عزیمت کا تیار کرنا، پھر ان سے موافق طریقوں سے کام میں لانے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی امر میں عامل عاجز ہوگا اور مقصود اور لوازماتِ مقصود کے اُونچ نیچ کا علم نہ رکھے گا تو کمالِ فن کو وہ کبھی نہ پہنچ سکے گا اور عین ممکن ہے کہ ذراسی لغزش اُسے مقصود تک نہ پہنچائے۔ یہ یاد رکھیں کہ کمالِ فن سے فوراً عمل کا فعل جاری ہوجاتا ہے اور کبھی خطا نہیں کرتا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا فِی الۡغُیُوۡبِ وَمُطَّلِعٌ عَلٰی مَا فِی السَّرَائِرِ

کاشف البرنی

۱ : عامل اعدادِ مستجابہ

اعدادِ مستجابہ کا عامل بننے کے لیے عروج ماہ میں ہفتہ کے دن سے شروع کر کے پانچ سو چار مرتبہ الفاظ رک رفد پڑھے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت روزانہ پڑھتا رہے چالیس دن تک پڑھنے سے عامل ہو جائے گا۔ اگر سوالاکھ کا چلّہ کوئی نکالے، تو عین ممکن ہے کہ مؤکلانِ اعداد حاضر ہوں۔ اگر ایسا ہو تو جو چیز کہ وہ از قسم انگشتری یا تحفہ دیں اُسے سنبھال کر رکھے اور عمل کوئی بھی کرے۔ اس کے ذریعے اِمداد کا طالب ہو فوراً کام ہوگا۔

چلّہ کے دوران تمام شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ پرہیز جلالی ہوگا۔ عمل کے دوران نیلے کپڑے پہنیں یا نیچے نیلا کپڑا بچھا کر پڑھیں اور نیلے رنگ کا رُومال سر پر رکھیں۔ بعد ختم چلّہ کے نیاز مؤکلات کے نام کی دلائیں اور مداومت کے لیے روزانہ نو بار ان الفاظ کو پڑھ لیا کریں اثر قابو میں رہے گا۔

اعدادِ مستجابہ کے عملیات میں وقت کا استخراج سب سے ضروری امر ہے۔ اس کے منسوبی کواکب تین ہیں۔ قمر، زہرہ اور مشتری۔ جب ایک ستارہ شرف یا اَوج یا باقوت سعد نظرات رکھتا ہو تو اس میں عمل تیار کرے اور جب دونوں کا قران ہو یا دُو ستارہ چل کر خانۂ ہفتم میں چلا جائے تو نقش یا لوح کو استعمال کرے۔ اگر دو نقش ہوں تو ان کو ملائے اور پھر استعمال کرے۔ اگر دُو پتلے ہوں تو ان کو سینہ بسینہ ملائے پھر استعمال کرے۔ غرضیکہ حکمت اور دانائی سے کام لے اللہ تعالیٰ اثر دے گا۔

فصلِ اوّل

۲- اقسامِ کسر اور اقسامِ اعداد

اقسامِ کسر

کسر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل منطق۔ دوم اصم۔

منطق کسورِ تسعہ شہودہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اس کے نصف، تیسرا حصّہ، چوتھائی، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نانواں اور دسواں حصّہ ہوسکیں۔ دس حصّوں تک کی تمام کسور کو امہات الکسور کہتے ہیں۔

اصم وہ کسر ہے جس کی تعبیر بغیر جزو کے ممکن نہ ہو اور وہ منطق کی کسور کے علاوہ ہوں۔ مثلاً ۲۲۰ کا بائیسواں جزو دس ہوئے اور چوالیسواں پانچ ہوئے۔

اعدادِ متحابہ میں جس کسر سے جذب وکشش واقع ہوتی ہے وہ کسورِ تسعہ شہورہ نہیں ہیں بلکہ کسورِ اصم ہیں۔

اقسامِ اعداد

بنا بر حصر عقلی کے عدد کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل تام، دوم زاید۔ سوم ناقص۔

فائدہ: حصر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل حصرِ عقلی، دوم حصرِ استقرائی۔

حصرِ عقلی: اس کو کہتے ہیں جو نفی و اثبات کے اندر واقع ہو۔ مثلاً جو عدد فرض کیا جائے گا وہ تین حال سے خالی نہیں ہوتا۔ (۱) یا تو اس کے اجزاء صحیحہ بسیط مساوی ہوں گے۔ اگر مساوی ہوں گے تو وہ عدد تام کہلائے گا۔ اگر مساوی ہیں تو لازمی ہے کہ اصل عدد سے وہ کم ہوں یا زیادہ تو (۲) اگر کم ہوں گے تو عدد ناقص کہلائے گا۔ (۳) اگر زیادہ ہوں گے تو عدد زاید کہیں گے۔ لہٰذا اس طرح سے جو تقسیم واقع ہوتی ہے۔ عقلاً کل اقسام کا حصر اس میں آجاتا ہے اس میں کسی قسم کی کسر کے باقی رہنے کا احتمال نہیں ہوتا۔

حصرِ استقرائی: اس کو کہتے ہیں کہ جن میں اقسام و تفحص بلیغ جمع کریں۔

عدد تام یعنی اصل عدد کے اجزائے صحیح کی میزان اُس کے برابر ہو جائے۔
مثلاً عدد ۶ ہے۔

۶ کا نصف : ۳
۶ کا ثلث : ۲
۶ کا سدس : ۱

اصل عدد ۶ ——— ۶ اجزائے صحیح بسیط

گویا چھ عدد کے حصّہ دُوسرا، تیسرا اور چھٹا کا مجموعہ اصل عدد ۶ کے برابر ہے۔
اس لیے یہ عدد تام کہلائے گا۔

عدد تام معلوم کرنے کا قاعدہ

اکو ۲ میں جمع کیا ۳ ہُوئے۔ ۳ × ۲ = ۶ عدد تام حاصل ہُوئے
۱ + ۲ + ۴ = ۷ × ۴ = ۲۸ عدد تام حاصل ہُوئے
۱ + ۲ + ۴ + ۸ = ۱۵ × ۸ = ۱۲۰ عدد تام حاصل ہُوئے

اصُول یہ ہے کہ ایک سے مضاعف عدد جس قدر ضرورت ہولیں۔ ان کو جمع کر کے عددِ آخر میں ضرب دے دیں۔ عدد تام حاصل ہو گا۔

عدد ناقص۔ جس عدد کے اجزائے صحیح بسیط اس کے اصل سے کم ہوں وہ عدد ناقص ہو گا۔ مثلاً ۸ کا عدد۔

۸ کا نصف : ۴
۸ کا چوتھائی : ۲
۸ کا آٹھواں : ۱

اصل عدد ۸ ——— ۷ اجزائے صحیح بسیط

معلوم ہُوا کہ ۸ عدد کے اجزائے صحیح بسیط اصل عدد سے کم ہیں۔ اسی طرح ۷۔ ۹ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۶ - ۲۲ وغیرہ بھی کہ جن کے اجزا اصل عدد سے کم رہیں گے۔ عدد ناقص کہلائیں گے۔ تشریح اس لیے کی جا رہی ہے تاکہ قانون ذہن نشین ہو جائے۔

عدد ۷ کا ساتواں ا ہے اور کوئی جز نہیں ہو سکتا۔ اصل عدد سے کم کسر رہی اس لیے

عدد ناقص ہُوا۔

عدد ۹ کی دو کسریں بنتی ہیں۔ تیسری ۳ دنانویں ۱۔ کل ۴ ہُوئیں۔

عدد ۱۰ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۵، پانچویں ۲ ۔ دسویں ۱ کُل آٹھ ہُوئیں۔

عدد ۱۴ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۷، ساتویں ۲، چودھویں ۱ کُل ۱۰ ہُوئیں۔

عدد ۱۶ کی چار کسریں بنتی ہیں۔ نصف، ۸، چوتھائی ۴، آٹھویں ۲، سولھویں ۱ کل ۱۵ ہُوئیں۔

عدد ۲۲ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۱۱، گیارھویں ۲، بائیسویں ۱ کل ۱۴ ہوئیں۔

عدد زاید : جس عدد کے اجزائے صحیحہ بسیط اصل عدد سے زائد ہوجائیں وُہ عدد زاید کہلائے گا۔ مثلاً ۱۲ کا عدد۔

۱۲ کا نصف : ۶
〃 تیسرا حصّہ : ۴
〃 چوتھا حصّہ : ۳
〃 چھٹا حصّہ : ۲
〃 بارھواں حصّہ : ۱

اصل عدد ۱۲ ——— ۱۶ اجزائے صحیحہ بسیط

چونکہ ۱۲ عدد کے اجزائے صحیحہ اصل عدد سے زاید ہو گئے۔ اِس لیے یہ عدد زاید ہُوا۔

نکتہ : ان اجزائے صحیحہ سے غرض یہ ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کن اعداد کے کون سے اعداد عاشق ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا تینوں اقسام کے علاوہ اعداد کی قسم نہیں ہوتی۔ ان ہی میں رُوح، عاشق ومعشوق، باطن اور مزاج عدد کا پوشیدہ ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ جانیں کہ عدد تام عاشق اپنے مرتبہ متوازنہ کا ہوتا ہے اور عدد زاید عاشق اس مرتبہ زاید کا ہوتا ہے۔ جو کہ اس کے اجزاء کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مثلاً ۱۶ کا معشوق ۱۲ ہے اور عددِ ناقص عاشق اس مرتبہ ناقص کا ہوتا ہے جو اس کے اجزائے صحیحہ کا مجموعہ ہو۔ مثلاً ۸ عدد ۷ کا عاشق اور عددین متحابین عاشق ایک دُوسرے کے ہوتے ہیں۔ اُن کا بیان آگے آئے گا۔

۳۔ تناسبِ اعداد

اعداد کے اندر چار قسم کی نسبتیں قائم ہوتی ہیں۔ (۱) متماثل (۲) متداخلین (۳) متوافق ۴۔ متباینین۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ جب کوئی سے ایسے دو عدد دیے جائیں جن میں حبّ و عشق مطلوب ہو تو اُن کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے یا تو وہ دونوں عدد آپس میں تماثل ہوں گے یا تداخل یا توافق یا تباین۔ اب ان کی تشریح لیں۔

۱۔ متماثل، وہ اعداد ہیں جو آپس میں مساوی ہوں۔ مثلاً دو اور دو، چار اور چار وغیرہ۔

۲۔ متداخل، وہ اعداد ہیں کہ جو آپس میں مساوی نہ ہوں بلکہ ایک کم ہو، دوسرا زیادہ۔ اور اگر ایک اقل اس کثرت کو فنا کردے اور وہ مساوی تقسیم ہو جائے تو ان میں نسبت تداخل ہوگی۔ مثلاً چار و آٹھ کے درمیان یا دو اور آٹھ کے درمیان یا پچیس اور سو کے درمیان نسبت تداخل کی ہے۔ اس لیے کہ تقسیم کے بعد ایک عدد اقل فنا ہو جاتا ہے۔

۳۔ متوافق۔ اگر دونوں اعداد کا اقل کثر کو فنا نہ کرے۔ بلکہ ایک ایسا عدد ثالث نکل آئے۔ جو دونوں کو فنا کردے۔ اس طرح کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کرتے جائیں یہاں تک کہ باقی کچھ نہ بچے۔ تو ہم اس عدد ثالث کو پالیں گے۔ جس سے دونوں عدد تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اگر ان دونوں اعداد کے درمیان عدد ثالث نکل آیا تو اُن میں نسبت متوافق قرار پائے گی اور جو کسر کہ اس عدد ثالث کی مخرج ہوگی۔ وہی وفق ان عددین متوافقین کا ہوگا۔

مثال۔ عدد ۲۸ و ۱۰۰ میں نسبت نکالنی ہے۔ (۱) ہم ایک سو کو ۲۸ پر تقسیم کریں گے تو حاصل قسمت ۳ اور باقی ۱۶ بچے۔

(۲) پھر ۲۸ مقسوم علیہ کو ۱۶ پر تقسیم کیا۔

(۳) پھر ۱۶ مقسوم علیہ کو ۱۲ پر تقسیم کیا تو باقی ۴ بچے

(۴) پھر ۱۲ مقسوم علیہ کو ۴ پر تقسیم کیا تو باقی صفر بچا۔

۲۸)۱۰۰(۳
۸۴
۱۶)۲۸(۱
۱۶
۱۲)۱۶(۱
۱۲
۴)۱۲(۳
۱۲
×

۴ ۱۲ ۱۲ ۳ ۱ ۱۲ ۱۶ ۱۲ ۱ ۱۶ ۲۸ ۱ ۲۸ ۱۰۰ ۴

اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں عددوں کے اندر نسبت توافق موجود ہے اور ۴ عدد بطور ثالث اس میں پایا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے دونوں عددوں کو فنا کر دیا یعنی دونوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر دو اعداد کا عاد ۴ ہے اور مخرج کا چوتھائی حصہ ان دونوں عددین متوافقین کا وفق ہوگا۔

(۴) بتاثین - اگر دونوں عدد فنا نہ ہوں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کچھ باقی رہے۔ تو ان دونوں اعداد میں نسبت تباین کی قرار دیں گے۔ مثلاً ۱۳ اور ۸ کا عدد لیں۔
(۱) ۱۳ کو ۸ پر تقسیم کیا ۵ باقی بچے - (۲) ۸ کو ۵ پر تقسیم کیا تو ۳ باقی بچے۔
(۳) ۵ کو تین پر تقسیم کیا تو ۲ باقی بچے (۴) ۳ کو ۲ پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا۔

پس معلوم ہوا کہ ان دو اعداد میں کوئی ایسا عدد ثالث نہیں نکلا جو دونوں اعداد کو تقسیم کر دیتا لہٰذا ان دونوں اعداد میں نسبت تباین کی قرار پائی۔

قانون : حصر نسب اربعہ کا اعداد میں حصر عقلی ہی ہوگا۔ کیونکہ ہر دو عدد دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا وہ یکساں ہوں یا وہ یکساں نہ ہوں پس اگر وہ یکساں ہیں تو تماثلین ہیں۔ اگر یکساں نہیں ہیں بلکہ کم و بیش ہیں۔ تو دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ یا تو وہ اقل اس کثیر کو فنا کر دے گا یا نہیں کرے گا۔ اگر فنا کر دے گا تو دونوں متداخلین ہیں۔ اگر فنا نہ کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں ہوں گے۔ کہ یا تو ان دونوں کو کوئی اور عدد ثالث فنا کر دے یا نہ کرے۔ اگر فنا کر دے گا تو وہ متوافقین ہیں اگر فنا نہ کرے تو متبائنین ہیں۔

لہٰذا ان تناسب اربعہ میں یہ لازم ہے کہ اعداد متحابہ کے اندر نسبت توافق کی ہوگی۔ متماثل میں محبت ہوتی ہے یا جلد پیدا کی جا سکتی ہے۔ متداخل میں بھی محبت ہوتی ہے یا پیدا کرنا آسان ہے۔ متوافق بھی رغبت رکھتے ہیں۔ مگر عدد تام سے محبت پیدا کی جا سکتی ہے۔ تبائن میں محبت یا کشش نہیں ہوتی۔ ان کے درمیان محبت پیدا کرنے

کیلئے طویل ترین حسابی عمل کرنے پڑتے ہیں۔ جو طالب علم کے لئے مشکل ترین یا ناممکن ہوتے ہیں۔

اعدادِ متحابہ

عدد متحابین۔ وہ دو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک زائد ہو ایک ناقص۔ لیکن اجزائے صحیحہ بسیط ہر ایک کے عین ایک دُوسرے کے اصل عدد کے مطابق ہو جائیں۔ یعنی بڑے عدد کے اجزاء عین چھوٹے عدد کے مطابق ہو جائیں۔ مثلاً رک ۲۲۰ عدد اور رفد ۲۸۴ عدد ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے اعدادِ باطنی عین دُوسرے اصل عدد کے مطابق ہو جاتے ہیں یعنی ۲۲۰ کی کسُور کی جمع مطابق ۲۸۴ کے ہیں اور ۲۸۴ کی کسُور کی جمع مطابق عدد ۲۲۰ کے ہے۔

تشریح:

اصل عدد زائد برائے محب ۲۲۰		اصل عدد ناقص برائے محبوب ۲۸۴	
نصف حصّہ	۱۱۰	نصف حصّہ	۱۴۲
چوتھائی حصّہ	۵۵	چوتھائی حصّہ	۷۱
پانچواں حصّہ	۴۴	۷۱ واں حصّہ	۴
دسواں حصّہ	۲۲	۱۴۲ واں حصّہ	۲
بیسواں حصّہ	۱۱	۲۸۴ واں حصّہ	۱
گیارھواں حصّہ	۲۰	کسُور کی کل جمع =	۲۲۰
۲۲ واں حصّہ	۱۰		
۴۴ واں حصّہ	۵		
۵۵ واں حصّہ	۴		
۱۱۰ واں حصّہ	۲		
۲۲۰ واں حصّہ	۱		
کسُور کی کل جمع سے۔	۲۸۴		

بعض حکماء نے لکھا ہے کہ ان میں سے ۲۸۴ عدد عطارد کے ہیں اور ۲۲۰ زہرہ کے ہیں۔ وُہ اس طرح کہ زہرہ کے اعداد ۱۷۲ ہیں اور حرف تخلیص زہرہ کے ۳ ہیں

تو کل ۲۲۰ ہوتے۔ از روئے نجوم بھی عطارد و زہرہ میں جانبین سے دوستی ہے۔

میری یہ تحقیق ہے کہ ۲۸۴ عدد زر و مال کے ہیں اور ۴۰۴ عدد ۲۲۰ سے دُگنے دولت کے ہیں۔ اس لیے حصولِ زر و مال یا دولت کے لیے اعدادِ متحابہ اس طرح کام کرتے ہیں جیسا کہ مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ سیماب چاندی کو کھینچتا ہے۔

تمام علمائے اعداد اس بات پر متفق ہیں کہ یہ دونوں اعداد باہم متجاذب اور متعاشق ایک دوسرے کے ہیں اور ہر عدد متحابہ جو قیمت میں کم و بیش ہوں مگر زاید کے مجموعہ اجزا عددِ ناقص کے مساوی ہوں اور ناقص کے مجموعہ اجزا عددِ زاید کے مساوی ہوں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہتے ہیں اور وصال کے لیے متحرک رہتے ہیں۔

اعداد کے مسلمہ قانون کے مطابق اعدادِ متحابہ کا ۲۲۰ و ۲۸۴ سے کم عدد ملنا ممکن نہیں۔ البتہ اس سے زائد اعداد کے متحابہ موجود ہیں۔ مثلاً بیس سو چوبیس (۲۰۲۴) بائیس سو چھیانوے (۲۲۹۶) کے یہ اعدادِ متحابہ کا مرتبہ دوم ہیں اور سترہ ہزار دو سو چھیانوے (۱۷۲۹۶) اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ (۱۸۴۱۶) کے اعدادِ متحابہ کا مرتبہ سوم ہیں۔

میں پہلے یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ عدد زاید عاشق اس مرتبہ زائد کا ہوتا ہے جو کہ اس کے اجزاء کی میزان ہوتا ہے۔ مثلاً ۲۲۰ کے جمیع اجزائے صحیحہ کی میزان ۲۸۴ ہوتے ہیں۔ لہذا ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کا ہوا اور عدد ناقص عاشق اس مرتبۂ ناقصہ کا ہوتا ہے۔ جو اس کے اجزاء کے مجموعہ کا ہے۔ مثل ۲۸۴ کے کہ تمام کسورِ صحیحہ کی جمع ۲۲۰ ہوتی ہے۔ پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲۰ کے۔ اس دلیل سے ثابت ہوا کہ یہ دونوں عدد زاید و ناقص جو ایک دوسرے کے مستخرج و مشتق ہیں۔ درحقیقت باہم ایک دوسرے کے عاشق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام اعدادِ متحابہ رکھا گیا ہے۔

فائدہ: عدد ناقص منسوب بامحب ہیں اور عدد زاید برائے محبوب ہیں۔ ملا جلال الدین نے رسالہ انموذج العلوم میں اور افلاطون نے ان اعداد کے متعلق لکھا ہے کہ جیسا کہ مقناطیس میں لوہے کے لیے قوتِ جاذبہ ہے۔ عین اسی طرح ان اعداد میں قلوبِ انسانی کے لیے قوتِ جاذبہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جاذبیت مقناطیس کی لوہے کے ساتھ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بنسبت ان کے مزاج کی کسی عدد سے

انواعِ اعدادِ متحابہ میں سے مشابہ ہوگی۔ اس لیے کہ مزاجِ جاذب مشابہ عددِ زاید کے ہوگا اور مزاجِ منجذب کا عدد ناقص کو مشابہ ہوگا۔ نیز شیخ بہاؤالدین عامل نے جلد ثانی کشکول میں لکھا ہے۔ جسے شیخ الرئیس نے اپنے رسالۂ عشق میں بھی درج کیا ہے۔

ان العشق سائر فی المجردات والفلکیات والعنصریات و المعدنیات والنباتات والحیوانات حتیٰ ان ارباب الریاضی تاالوافی الاعداد المتحابہ واستدرکوا ذلک علیٰ اقلیدس وقالوا انا تہ ذلک ولم یذکرہ

مطلب اس کا یہ ہے کہ وُہ عشق جو مجردات، فلکیات، عنصریات، معدنیات، نباتات اور حیوانات میں جاری ہے۔ یہاں تک کہ اربابِ ریاضی قائل ہوگئے ہیں کہ اعدادِ متحابہ میں بھی ہے اور اُنہوں نے اسی عشقِ متحابہ کو اقلیدس سے ہی استدراک کیا ہے۔ اور کہا کہ اقلیدس اس مطلب تک نہیں پہنچا کہ اُس نے اس کو فوت کیا اور ذکر نہیں کیا۔ یعنی حساب کا یہ ایک ایسا قانون ہے کہ ہر حساب دان کو اس کا علم ہے کہ یہ ایک حسابی قاعدہ ہے اور حساب میں اس کا نمایاں ذکر ہے۔

فصلِ دوم

۵۔ نظریۂ تاثیر

اخلاقِ جلالی میں ملا جلال الدین محقق دوانی نے لکھا ہے کہ عشقِ نفسانی کا مبدء تناسبِ رُوحانی سے ہوتا ہے اور یہ عشق جنسِ رزائل سے نہیں، بلکہ فنونِ فضائل سے ہوتا ہے۔ کیونکہ طبائعِ لطیفہ کو صورِ ظریفہ کے ساتھ میلِ عظیم ہوتا ہے۔ بحکم الجنس یمیلُ الی الجنس یعنی جنس اپنی ہی جنس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ جنسیت علۃ ضم وصل ہے۔ اور حکمت سے ثابت ہو چکا ہے کہ جس قدر مزاج اعدل ہوگا یعنی وحدتِ حقیقی کے ساتھ اعتدال سے قریب تر ہوگا۔ اسی قدر قربت اور خواہش بدرجۂ کمال پیدا ہوگی۔ اگر کوئی صورت یا نقش اس کے مزاج پر مرتب کیا جائے گا یعنی وفق اعداد میں اس کے آثار مرتب کیے جائیں گے تو اس کا اثر اُسی قبل سے ہوگا۔ لہذا اگر کوئی شخص جس قدر بہ سببِ اعتدالِ مزاج کے الطف واشرف ہوگا۔ اسی قدر اس کا میلانِ نفس حسین صُورتوں نیک عاداتِ عشقیہ نغمات کی طرف مائل ہوگا۔ لہذا جب دو شخصوں میں پسندیدگی اور رجوعیت کی یکساں خواہش پیدا ہوتی ہے اور دونوں کا وجۂ اعتدال ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے تو میلانِ طبیعت اتحادِ باہمی کے ساتھ ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہی محبت کی ابتداء ہوتی ہے۔

پس جب دونوں جذبے بصُورتِ حُب وعشق دو مظاہر میں ظاہر ہوں تو قانونِ ائتلاف و قبولیت استعداد و خصوصیات کی رُو سے لازم ہے کہ ایک ان میں سے اتم و اعلیٰ ہوگا اور دوسرا نقص و ادنیٰ ہوگا۔ چونکہ عاشقیت اُس طرف سے ظاہر ہوتی ہے جس طرف استعداد یا خصوصیات یا قابلیت میں کمی ہوتی ہے اور معشوقیت اس طرف ظاہر ہوتی ہے جس میں صفات بدرجۂ کمال ہوں۔ یعنی خصوصیت و قابلیت جس میں کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے اور جس میں کامل ہوتی ہے وہ معشوق بنتا ہے۔ اور اولاً یہ امر خفیہ رہتا ہے بعد ازاں اس کی تشہیر ہو جاتی ہے۔ لہذا حکمائے اعدادِ متحابہ کے متعلق

کہا ہے کہ جس طرح دو شخصوں کے درمیان کھانے پینے، سونگھنے پسند و ناپسند وغیرہ میں اتفاق ہو جائے تو وہ دونوں آپس میں خواہشِ میل و جذب رکھتے ہیں اور اگر وہ اس طریقہ پر عمداً مداومت کریں تو ان دونوں کے درمیان ضرور الفت و محبت پیدا ہو جائیگی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی جگہ جہاں کوئی قدرِ مشترک نہ ہو اور ضرورت ہو کہ دونوں کے درمیان جزوِ محبت پیدا کی جائے تو قدرِ مشترک کے طور پر اعدادِ متحابہ سے کام لیتے ہیں اور عدد کمتر لفظ ۲۸۴ کا استعمال محب و طالب میں کرتے ہیں اور عدد بیشتر لفظ رک کا استعمال محبوب و مطلوب میں کرتے ہیں۔ اس طرح کہ عددین متحابین کے وفق کا ایک نقش بطورِ تکسیر پُر کر کے طالب کو دیتے ہیں (جس کا بیان آگے آئے گا) یہ یاد کہ نقش عدد ناقص رفد کا محب کے واسطے ہوتا ہے اور عدد زاید لفظ رک کا محبوب کے واسطے ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے لازماً دونوں کے درمیان ایک قدرِ مشترک قائم ہو جاتی ہے جو محبت میں تاثیر پیدا کرتی ہے۔

۶۔ اوقاتِ تاثیر

حکمائے الٰہیین[1] اور شمس المعارف کا یہ شعار ہے کہ عددین متحابین کو اُس وقت لکھیں جب زہرہ نحوست سے بری ہو اور مسعود سے متصل ہو اور طالع خانہ ہائے زہرہ میں سے برج میزان یا ثور ہو۔ پس اگر شمس بھی برج شرف میں ہو تو بہت خوب ہے۔ اگر زہرہ کو مریخ کے ساتھ سعد نظر تثلیث یا تسدیس ہو تو بہت ہی بہتر ہوتا ہے۔ ایسے اوقات میں لکھ کر پاس رکھیں تو محبت و الفت بے حد پیدا ہو گی۔

چونکہ عشق کا فعل زہرہ سے متعلق ہے اور مریخ قوتِ مردانہ ہے۔ ابتداً زہرہ

---

[1] حکمائے الٰہیین سے مراد وہ لوگ ہیں جو علم الٰہی میں دستگاہ رکھتے ہوں۔ علم الٰہی کی ایک قسم حکمت نظری ہے۔ جس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک مجرد عن المادہ ہیں کہ ان کو سرّ الٰہی کہتے ہیں۔ دوسرے کو علم طبعی کہتے ہیں اس لیے کہ ان امور مادیہ کا وجود اور ذہن خارج میں ہوتا ہے۔ تیسرا علم علم ریاضی ہے کہ ان کا تجرد عن المادہ فی الذہن سے صحیح کیا جاتا ہے۔

سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے۔ کہ اول اُلفت و استحسان پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں احتراق، اخلاط و تشویش و اضطراب۔ اس لیے شرکت زہرہ و مریخ کی شرط ہے۔ اور میرے نزدیک عشق و محبت کے عملیات و الواح کے لیے زہرہ اور مریخ کی نظراتِ سعد سے بہتر اور کوئی موثر وقت نہیں ہوتا۔

عددِ متحابہ میں کچھ ایسی نسبت عاشق و معشوق کی ہے کہ ایک دُوسرے کی طرف متحارک و متجاذب ہیں۔ جن شخصوں کے پاس ان دونوں کا نقش ہو یا یہ دونوں عدد کسی کھانے پینے کی چیزیں مِلا کر دیے جائیں گے تو ان دونوں شخصوں کے مزاج میں عاشقیت و معشوقیت پیدا ہو جائے گی اور وُہ ایک دُوسرے کی طرف مائل و راغب رہیں گے۔ جب تک ان کو جُدا نہ کیا جائے۔ وُہ جُدا نہ ہوں گے۔

ایّامِ فارغہ و ایّامِ ملانہ

علمائے جفر کے نزدیک یہ ایام بہت معتبر ہیں۔ دراصل اعمالِ جمالی کو ملانہ میں کرتے ہیں اور اعمالِ جلالی کو ایامِ فارغہ میں کرتے ہیں۔ تقسیم ان کی یہ ہے: یہ قمری تاریخیں ہیں:

۱ ۲ ۳ ۴ ۵	ایامِ فارغہ۔
۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	ایامِ ملانہ۔
۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴	ایامِ فارغہ
۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸	ایامِ ملانہ
۱۹ ۲۰ ۲۱	ایامِ فارغہ
۲۲ ۲۳ ۲۴	ایامِ ملانہ
۲۵ ۲۶	ایامِ فارغہ
۲۷ ۲۸	ایامِ ملانہ
۲۹	یومِ فارغہ
۳۰	یومِ ملانہ

۸ - غالب و مغلوب معلوم کرنا

مفاتیح المغالیق میں لکھا ہے کہ اگر حرفِ اوّل اسم طالب لے اور حرفِ آخر بھی ان دونوں اسموں کا لے کر باہم امتزاج دے کر اس طرح لکھے کہ میزان اس کی سب طرف سے برابر آئے اور عدد حروف کو بھی پشت لوح پر موافق کر کے معہ اعدادِ متحابہ کے لکھے تو اُلفت دونوں کے درمیان بہت پیدا کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ عدد طالب و مطلوب میں ملاحظہ کریں کہ غالب کون ہے اور مغلوب کون۔ پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر اعداد متحابہ زاید کو اضافہ کریں اور جس کے اعداد غالب ہوں۔ اس پر عددِ متحابہ ناقص کو اضافہ کریں تو محبت فی مابین میں پورا کام کرے گی۔

طریقہ : طالب و مطلوب میں غالب و مغلوب معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسمِ طالب و مطلوب کے عدد نکال کر علٰحدہ علٰحدہ نو پر تقسیم کریں اور باقی کو دیکھیں کہ کیا ہے۔

ا - (۱) اگر دونوں کی باقی فرد ہو تو جو عدد قیمت میں کم ہو گا وہ غالب ہو گا۔

(۲) اگر دونوں کی باقی زوج ہو تو جو عدد قیمت میں کم ہو گا وہ غالب ہو گا۔

(۳) اگر دونوں کی باقی صفر رہے جس کا خارج قسمت قیمت میں زیادہ ہو گا وہ غالب رہے گا۔

ب - پُرانے لوگوں نے غالب و مغلوب جاننے کے لیے قانون کو منظوم کیا ہے :

با حریف جنس کم بودن خوش است — با مخالف محتشم بودن خوش است
ور عدد ہر دُو را یکساں بود، — آنکہ سالش خورد غالب آں بُود

مطلب یہ کہ فرد غالب ہے اُوپر مافوق افراد کے اور ماتحت ازواج کے : یعنی —

ایک غالب ہے اوپر ۳ - ۵ - ۷ - ۹ کے

۳ غالب ہے اوپر ۵ - ۷ - ۹ کے اور ۲ کے

۵ غالب ہے اوپر ۷ - ۹ - ۴ - ۲ کے

۷ غالب ہے اوپر ۹ - ۶ - ۴ - ۲ کے۔

اسی طرح زوج غالب اوپر ازواج مافوق کے اور اپنے ماتحت افراد کے ۔ لہذا

۲ غالب ہے اوپر ۴-۶-۸-۱ کے

۶ غالب ہے اوپر ۸-۵-۳-۱ کے

۴ غالب ہے اوپر ۶-۸-۳-۱ کے

۸ غالب ہے اوپر ۷-۵-۳-۱ کے

اگر تقسیم کے بعد دونوں عددوں میں سے یکساں فرد بچے یا یکساں زوج۔ تو فردین میں سے طالب غالب ہے مطلوب پر۔ مثلاً ایک و ایک طالب غالب، ۳ و ۳ کا طالب غالب ۵ و ۵ کا طالب غالب، ۷ و ۷ کا طالب غالب، ۹ و ۹ کا طالب غالب ہوگا اور زوجین میں سے مطلوب غالب طالب پر ہوگا۔ مثلاً ۲ و ۲ میں مطلوب غالب، ۴ و ۴ میں مطلوب غالب ۶ و ۶ میں مطلوب غالب، ۸ و ۸ میں مطلوب غالب ہوگا۔

غالب و مغلوب دیکھنے کے اس طریقہ کو لقمان حکیم، سکندر، بقراط، جالینوس، جاماسپ ارسطاطالیس حبیوں، بوعلی سینا، محمد اسحاق، محمد جعفر، عبداللہ ترمذی، عبدالرحمن ولایتی، قوشا بطوشا شیخ عبدالحلیم، محمد فاضل، عبداللہ الحسینی نے پسندیدہ اور مجرب قرار دیا ہے۔ شاہان قدیم اسی سے کام لیتے تھے اور راز میں رکھتے تھے۔ ایک کتاب میں یہ نقشہ اس طرح درج ہے۔

اعداد مغلوب				اعداد طالب	اعداد غالب			
۹	۷	۵	۳	۱	۸	۶	۴	۲
۱	۸	۶	۴	۲	۹	۷	۵	۳
۲	۹	۷	۵	۳	۱	۸	۶	۴
۳	۱	۸	۶	۴	۲	۹	۷	۵
۴	۲	۹	۷	۵	۳	۱	۸	۶
۵	۳	۱	۸	۶	۴	۲	۹	۷
۶	۴	۲	۹	۷	۵	۳	۱	۸
۷	۵	۳	۱	۸	۶	۴	۲	۹
۸	۶	۴	۲	۹	۷	۵	۳	۱

مطلب یہ ہے کہ عدد ایک ، ۳ ، ۵ ، ۷ کا ۹ پر غالب ہیں اور یہ اس کے مغلوب ہیں اور سیدھی جانب کے اعداد ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۸ غالب ہیں اور ایک عدد مغلوب ہے یعنی ایک عدد پر غالب اعداد سیدھی جانب ہیں اور مغلوب اعداد اُلٹی جانب ہیں۔ اسی طرح ہر عدد کے غالب و مطلوب اعداد بآسانی معلوم ہو سکتے ہیں یا یُوں جانیں کہ سیدھی اطراف کے اعداد وسط پر غالب ہیں اور وسط مغلوب ہے۔ اُلٹی طرف کے اعداد وسط سے مغلوب ہیں اور وسط ان پر غالب ہے ۔



فصلِ سوم :

استخراج اعدادِ متحابہ

۹ : مرتبہ اوّل

پہلا قاعدہ ـــــــ

عددین متحابین یعنی ۲۲۰ زائد اور ۲۸۴ عدد ناقص کے دو قاعدے ہیں۔ پہلا قاعدہ کشاف اصطلاحات الفنون میں لکھا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ استخراجِ اعداد متحابہ کا تضعیفاتِ اثنین سے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ۴، ۸ و ۱۶۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ تضعیفاتِ اثنین میں سے کوئی عدد لیں۔ اس کو ایک مرتبہ ڈیڑھ گنا کریں اور مرتبہ دیگر اس کو تین سے ضرب دیں۔ پس دونوں حاصل ضرب سے ایک ایک کم کر دیں۔ جو باقی رہے اس کا نام فردِ اوّل ہے۔ تو اب یہ دو فرد اوّل حاصل ہو گئے۔ پس ان دونوں فرد اوّل کو آپس میں ضرب کریں جو حاصل ہو اس کا نام فردِ ثالث ہے۔ پس فردِ ثالث کو ان دونوں فردِ اوّل کے ساتھ جمع کر دیں۔ اس مجموعہ کا نام بھی فردِ اوّل ہے۔ اب اس اصل عدد کو کہ تضعیفاتِ اثنین میں سے لیا گیا ہے۔ فردِ ثالث میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب اس کا ایک عددین متحابین سے ہو گا۔ یعنی عددِ زاید ہو گا۔ پھر اسی اصل عدد کو مجموع ہر دو فردِ اوّل و فردِ ثالث سے ضرب دیں تو دوسرا عدد متحابین سے ہو گا۔ یعنی عدد ناقص ہو گا۔

مثال : فرض کیا کہ تضعیفاتِ اثنین سے ۴ عدد حاصل کیا۔

مرتبہ اوّل   مرتبہ دیگر

ا جب عدد مفروض کو ایک مرتبہ ڈیڑھ سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے ایک کم کیا تو ایک فردِ اوّل یہ ہُوا۔ پھر مرتبہ دیگر اسی عدد مفروض کو تین سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے ایک کم کیا تو یہ دُوسرا فرد اوّل ہُوا۔

۳ × ۴ ÷ ۲ = ۶	۴ × ۳ = ۱۲
ایک کم کیا = ۱	ایک کم کیا = ۱
فرد اول = ۵	فرد اول = ۱۱

ضرب ہر دو فرد اول - ۵ × ۱۱ = ۵۵ فرد ثالث

مجموعہ ہر دو فرد اول و فرد ثالث = ۵ + ۱۱ + ۵۵ = ۷۱ فرد اوّل

اب ۴ کو فرد ثالث میں ضرب دیا = ۵۵ × ۴ = ۲۲۰ عدد زاید حاصل ہُوا

اب ۴ کو فردِ اوّل (مجموعہ فردین) ضرب دیا = ۷۱ × ۴ = ۲۸۴ عدد ناقص حاصل ہُوا

پس ثابت ہُوا کہ ان دو عددوں سے کم یعنی ۲۲۰ و ۲۸۴ سے کم تر اور کوئی عدد متحابہ نہیں ہے - کیونکہ تضعیفاتِ اثنین سے کوئی عدد ۴ سے کم تر نہیں ہے - البتہ بلیشتر ان دو عدد متحابین سے اور اعدادِ متحابہ حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ تضعیفاتِ اثنین ۸ و ۱۶ بھی ہو سکتے ہیں اور اس سے زائد بھی -

دُوسرا قاعدہ

اعدادِ متحابہ کے استخراج کا دُوسرا قاعدہ یُوں ہے کہ تضعیفاتِ اثنین کے ۴ عدد لیے گئے -

(۱) ایک مرتبہ عدد ماقبل ۲ کے ساتھ جمع کیا تو ۶ ہوئے -

(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۸ کے ساتھ جمع کیا تو ۱۲ ہوتے -

(۳) دونوں کے حاصل سے ایک کم کیا تو ۵ و ۱۱ رہے - یہ فردِ اوّل ہُوا -

(۴) ان دونوں کو ضرب کیا تو ۵۵ ہوئے - یہ فرد ثالث ہُوا -

(۵) تینوں فردوں کو جمع کیا تو ۵ + ۱۱ + ۵۵ = ۷۱ ہوئے - اس کو بھی فردِ اوّل قرار دیا - اب فردِ ثالث ۵۵ کو ۴ سے ضرب دیا تو ۲۲۰ عدد زاید متحابہ حاصل ہوتے اور فرد اوّل ثانی ۷۱ کو ۴ سے ضرب دیا تو ۲۸۴ عدد ناقص متحابہ حاصل ہوتے -

۱۰- مرتبہ دوم

عدد متحابہ کا مرتبہ دوم یعنی دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چھیانوے کا استخراج تضعیفات اثنین ۸ سے کیا۔

بقاعدہ اوّل

۸ × $\frac{۳}{۲}$ = ۱۲ ۸ × ۳ = ۲۴

کم کیا ۱ کم کیا ۱

فرد اوّل = ۱۱ فرد اوّل = ۲۳

ضرب ہر دو فرد اوّل = ۱۱ × ۲۳ = ۲۵۳ فرد ثالث۔

مجموعہ ہر دو فرد اوّل و فرد ثالث = ۱۱ + ۲۳ + ۲۵۳ = ۲۸۷ فرد اوّل

عدد زاید متحابہ = ۲۵۳ × ۸ = ۲۰۲۴

عدد ناقص متحابہ = ۲۸۷ × ۸ = ۲۲۹۶

بقاعدہ دوم۔

(۱) ایک مرتبہ عدد ماقبل ۴ کے ساتھ ۸ کو جمع کیا تو ۱۲ حاصل ہوئے۔

(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۱۶ کے ساتھ ۸ کو جمع کیا تو ۲۴ حاصل ہوئے۔

(۳) دونوں کے حاصل سے ایک ایک گیا تو ۱۱ و ۲۳ فرد اوّل ہوئے۔

(۴) ان کو ضرب کیا تو ۱۱ × ۲۳ = ۲۵۳ فرد ثالث حاصل ہوا۔

(۵) ان تینوں فردوں کو جمع کیا تو ۱۱ + ۲۳ + ۲۵۳ = ۲۸۷ فرد اوّل ہوا۔

عدد زاید متحابہ = ۲۵۳ × ۸ = ۲۰۲۴

عدد ناقص متحابہ = ۲۸۷ × ۸ = ۲۲۹۶

اب اگر تینوں عددوں کے کسور اصم نکالے جائیں تو ہر آئینہ مجموع کسور ہر ایک عدد کے مین اور مساوی ایک دوسرے کے ہوں گے۔

۱۱- مرتبہ سوم

۱۷۲۹۶ ۱۸۴۱۶

عدد متحابہ کا مرتبہ سوم سترہ ہزار دو سو چھیانوے اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ

کا استخراج تضعیفاتِ اثنین ۱۶ سے کیا۔

بقاعدۂ اول

۱۶ × ۳/۲ = ۲۴
کم کیا = ۱
فرد اول = ۲۳

۱۶ × ۳ = ۴۸
کم کیا = ۱
فرد اول = ۴۷

مضرب ہر دو فرد اول = ۲۳ × ۴۷ = ۱۰۸۱ فرد ثالث

مجموعہ ہر دو فرد اول و فرد ثالث = ۲۳ + ۴۷ + ۱۰۸۱ = ۱۱۵۱ فرد اول ہوا

عدد زائد متحابہ = ۱۰۸۱ × ۱۶ = ۱۷۲۹۶

عدد ناقص متحابہ = ۱۱۵۱ × ۱۶ = ۱۸۴۱۶

بقاعدہ دوم

(۱) ایک مرتبہ عدد ما قبل ۸ کے ساتھ ۱۶ کو جمع کیا تو ۲۴ ہوتے۔

(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۳۲ کے ساتھ ۱۶ کو جمع کیا تو ۴۸ ہوتے۔

(۳) دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو ۲۳ و ۴۷ باقی رہے یہ فرد اول ہوتے

(۴) ان دونوں کو ضرب کیا تو ۲۳ × ۴۷ = ۱۰۸۱ فرد ثالث نکلا۔

(۵) تینوں فردین کو جمع کیا تو ۲۳ + ۴۷ + ۱۰۸۱ = ۱۱۵۱ فردِ اول نکلا

عدد زاید متحابہ = ۱۰۸۱ × ۱۶ = ۱۷۲۹۶

عدد ناقص متحابہ = ۱۱۵۱ × ۱۶ = ۱۸۴۱۶

بس اسی طرح تضاعیفِ اثنین کے جس قدر بھی اعداد ہوں مثلاً ۳۲ - ۶۴ وغیرہ سے بھی مزید اعدادِ متحابہ استخراج کر سکتے ہیں ان کے کسور اسم نکالنے پر ایک دوسرے کے عین و مساوی ظاہر ہوں گے۔

فائدہ: سوال یہ ہوتا ہے کہ جب ایک عدد متحابہ معلوم ہے تو دوسرے مراتب کے اعدادِ متحابہ معلوم کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ اسماء یا آیات یا مقاصد کی وہ لوح جس کو کسی مقصود کے مطابق تیار کرنا ہے۔ اس کے اعداد کی میزان سے زائد تعداد اعدادِ متحابہ کی ہو گی۔ تب ہی وہ اسماء یا آیات

وغیرہ بھی ربع اعداد متحابہ میں سما سکیں گے اور اوفاق اعداد متحابہ کے ہی ہونگے۔
یہ ایک خاص راز ہے جو آپ کو کسی استاد سے ہی مل سکے گا۔



فصلِ چہارم

۱۲- وفق اعدادِ متحابہ

میں اِس امر کو واضح کر چکا ہوں کہ کھانے پہننے اور سونگھنے وغیرہ کی چیزوں کی یکسانیت یا رغبت جن لوگوں میں بدرجہ اتم موجود ہو۔ وُہ اپنے اعدادِ فیمابین میں ضرور جذب رکھتے ہیں اور اگر وہ دو آدمی کسی ایک ایک شئے کو انتخاب کر کے اس کے استعمال میں مداومت اور پابندی اختیار کریں تو ان دونوں کے درمیان اُنس پیدا ہو جائے گا اور اگر یہ ممکن نہ ہو کہ کسی ایک شئے پر متفقہ رائے قائم ہو کہ اُسے استعمال کر سکیں تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر پُر کر کے دونوں اپنے پاس رکھیں تو الفت ظاہری و محبتِ باطنی ان دونوں میں پیدا ہو جائے گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وفق ان اعداد کا بیان کیا جائے۔

وفق وُہ عدد ہے جو منفی عدد زاید و ناقص کا ہو جس کو دونوں عدد عاد بھی کہتے ہیں۔ جس کا ذکر نسبت متوفق میں کیا گیا ہے۔ وہ عدد عاد مخرج ان اعداد کا ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہُوا کہ وفق وُہ عدد ہے کہ منفی عدد زاید و عدد ناقص ہو تفصیل کے لیے مثالیں ہر سہ اعداد متحابین سمجھ لیں۔

مرتبۂ اوّل اعدادِ متحابہ

۲۲۰ عدد زاید اور ۲۸۴ عدد ناقص ہیں۔ ان دونوں میں ۴ عدد عاد ہے۔ اس لیے کہ ۴ منفی ہے دونوں عدد زاید ناقص کا۔ کیونکہ متوافق کی مثال پر جب ان پر تقسیم در تقسیم کا عمل کیا تو ۴ حاصل ہُوا۔

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
۲۰۰) ۲۸۴ (۱	۸۴) ۲۰۰ (۲	۳۲) ۸۴ (۲	۲۰) ۳۲ (۱
۲۰۰	۱۶۸	۶۴	۲۰
۸۴	۳۲	۲۰	۱۲

(۵) ۱) ۲۰ (۱۲ — ۱۲ — ۸
(۶) ۱) ۱۲ (۸ — ۸ — ۴
(۷) ۲) ۸ (۴ — ۸ — ×

اس عدد سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں عددوں میں نسبت توافق موجود ہے۔ ۴ عدد کی تقسیم سے کچھ باقی نہیں بچا۔ اس لیے ۴ عدد عاد ہے دونوں ناقص زاید کا چونکہ ۴ عدد دونوں اعداد کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اس لیے دونوں کا منفی عدد ہوا یعنی اس نے فنا کر دیا۔

اب اس ۴ کو دونوں اعداد زاید و ناقص پر تقسیم کریں تو وفق ان کے معلوم ہو جائیں گے۔ مثلاً ۲۲۰ کا وفق ۵۵ ہے اور ۲۸۴ کا وفق ۷۱ ہے۔ کیونکہ جب اس اصل عدد کو ۷۱ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۴ رہے اور باقی کچھ نہ رہا۔ ۷۱ جو کہ مقسوم علیہ ہے چار مرتبہ کرکے منفی ۲۸۴ کا ہے۔ پس ۴ خارج قسمت ہیں اور عاد ہیں اور ۷۱ وفق ۲۸۴ کا ہے اور یہی تضعیفات اثنین برائے استخراج عددین متحابین مرتبہ اول کے لیے گئے تھے۔ جیسا کہ فصل چہارم میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

مرتبہ دوم اعداد متحابہ

عدد زائد ۲۰۲۴ و عدد ناقص ۲۲۹۶ ہیں۔ اُن کا عدد عاد ۸ ہے اور ۲۰۲۴ کا وفق ۲۵۳ و ۲۲۹۶ کا عدد وفق ۲۸۷ ہے جو کہ اعداد متحابین کو ۸ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوا۔ متذکرہ بالا طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے یہی فیصلہ کیا۔

مرتبہ سوم اعداد متحابہ

عدد زاید ۱۷۲۹۶ اور عدد ناقص ۱۸۴۱۶ ہیں۔ اُن کا عدد عاد ۱۶ ہے۔ جب ان اعداد کو ۱۶ پر تقسیم کیا تو عدد زائد کا وفق ۱۰۸۱ نکلا اور ۱۱۵۱ وفق عدد ناقص کا نکلا۔ متذکرہ بالا طریقہ کو کام میں لاکر حل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں ۱۶ جزو فنا ہے کہ دونوں پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔ وفق عدد منفی بھی ہیں۔ یہی ۱۶ کا عدد ہم نے تضعیفات اثنین کا استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم کے لیے حاصل کیا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱۳۔ نقوشِ وفق اعدادِ متحابہ

جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر استعمال عددین متحابین کا ماکولات و ملبوسات و مشمومات وغیرہ میں نہ ہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک بطورِ تکسیر پُر کر کے دونوں شخص اپنے پاس رکھیں کہ حرارتِ عشق و محبت دونوں میں پیدا ہوگی۔

نقشِ وفق مرتبہ اوّل

یعنی ۵۵ کا جو عدد ۲۲۰ زاید کا ہے اور ۷۱ جو وفق ۲۸۴ عدد ناقص کا ہے۔ ۵۵ کو مربع میں پُر کرنے کے لیے ۳۰ تفریق کیے باقی ۲۵ رہے۔ ۴ پر تقسیم کیا خارج قسمت ۶۔ کسر ایک رہی۔ ۶ کو خانہ اوّل میں رکھ کر آتشی چال سے نقش کے بارہ خانے پُر کیے تیرھویں میں کسر ایک کا اضافہ کیا تو نقش مکمل ہوگیا جس کی میزان ہر طرف سے ۵۵ آئے گی۔ یہ نقش محبوب و مطلوب سے منسوب ہے۔

نقشِ مطلوب

۱۳	۱۶	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۱

۷۱ کو مربع میں پُر کرنے کے لیے ۲۰ تفریق کیے۔ ۴۱ باقی رہے۔ ۴ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۱۰ کسر ایک رہی۔ ۱۰ کو خانہ اوّل میں رکھ کر بارہ خانے مقررہ آتشی چال سے پُر کیے۔ مگر تیرھویں خانہ میں ایک کا اضافہ کر کے نقش کو مکمل کیا۔ جس کی میزان ہر طرف سے پوری آتی ہے۔ یہ نقش منسوب محب و طالب ہے۔

نقشِ طالب

۱۷	۲۰	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۶	۱۸	۱۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۵

لوحِ مثلث عدد زاید ۵۵ کو جو منسوب محبوب سے ہیں اگر مثلث میں پُر کرنا چاہیں تو کل اعداد سے ۱۲ تفریق کیے باقی ۴۳ رہے

اسے تین پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱۴ اکسر ایک رہی - ۱۴ کو خانہ اوّل میں رکھ کر مثلث کو پُر کیا۔ خانہ اوّل مثلث کا خانہ دوم ہے جو شرقی آتشی ہے اور تجاذب ازدواج اور دوستی کے لیے معین ہے۔ خانۂ چال سے ساتویں میں کسر کا ایک اضافہ ہوگا تو نقش پُر ہو جائے گا۔ جس طرف سے شمار کریں گے سوائے قطر کے تعداد پُوری آئے گی۔

نقشِ محبوب

۲۲	۱۴	۱۹
۱۶	۱۸	۲۱
۱۷	۲۳	۱۵

۱۷ عدد ناقص جو منسوب با محب ہیں اس کا نقش مثلث پُر کرنے کے لیے ۱۲ تفریق کیے باقی ۵۹ رہے۔ تین پر تقسیم کیا تو ۱۹ خارج قسمت اور کسر ۲ رہی۔ خارج قسمت کو خانۂ دوم آتشی شرقی میں رکھ کر اس کے دو دور پُورے کیے۔ تیسرے دور میں خانہ ہفتم میں تین عدد کا اضافہ کر کے ۲۷ لکھا اور پھر یہ دور پُورا کیا۔ اس میں بھی سوائے قطر کے تعداد پوری آئے گی۔

نقشِ محب

۲۴	۱۹	۲۸
۲۷	۲۳	۲۱
۲۰	۲۹	۲۲

فائدہ : مربع ہو یا مثلث ہو جس نقش میں کسر آجائے۔ علمائے تکسیر اعداد کے نقطۂ نظر سے اس میں نقص واقع ہوگیا۔ اس لیے نقش کی ایسی چال اختیار کرنی چاہیئے جس میں کسر نہ آئے۔ میں نے "عاملِ کامل" حصّہ دوم میں نقوش کے پُر کرنے کے متعدد طریقے لکھ دیے ہیں اور تمام طریقے لکھ دیے ہیں جو ہر مقصد پُورا کرتے ہیں۔ بلا کسر نقش لکھنے کے بھی طریقے ہیں۔

نقشِ وفق مرتبۂ دوم

اِسی طرح عام قانون نقش کے مطابق اعداد متحابہ مرتبہ دوم وسوم کے نقوشِ مربع یہ ہیں۔

مرتبہ دوم کا زاید عدد = ۲۰۲۴

وفق = ۲۵۳

تفریق کیجیے = ۳۰

۲۲۳

۴ پر تقسیم کرنے سے خارج قسمت ۵۵ کسر ۳ رہی۔ خانۂ پنجم میں کسر کے لیے دو عدد کا اضافہ کریں۔

نقشِ مطلوبؒ

۶۳	۶۶	۶۹	۵۵
۶۸	۵۶	۶۲	۶۷
۵۷	۷۱	۶۴	۶۱
۶۵	۶۰	۵۸	۷۰

وفق ۲۵۳

مرتبہ دوم کا عدد ناقص = ۲۲۹۶

وفق = ۲۸۷

تفریق کیجیے = ۳۰

۲۵۷

۴ پر تقسیم کرنے سے خارج قسمت ۶۴ کسر ۱ رہی۔ خانہ ۱۳ میں کسر کے لیے ایک عدد کا اضافہ کریں۔

نقشِ طالبؒ

۷۱	۷۴	۷۸	۶۴
۷۷	۶۵	۷۰	۷۵
۶۶	۸۰	۷۲	۶۹
۷۳	۶۸	۶۷	۷۹

وفق ۲۸۷

نقش وفق مرتبہ سوم

مرتبہ سوم کا عدد زاید = ۱۷۲۹۶

وفق = ۱۰۸۱

تفریق عدد قانون ۲۱

۱۰۶۰

باقی

یہ طریقہ مربع بلا کسر کا ہے۔

نقشِ مطلوبؒ

۸	۱۱	۱۰۶۱	۱
۱۰۶۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۰۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۲

وفق ۱۰۸۱

مرتبہ سوم کا عدد ناقص = ۱۸۴۱۶

وفق = ۱۱۵۱

عدد قانون = ۲۱

۱۱۳۰

باقی =

یہ طریقہ مربع کسر کا ہے۔

نقشِ طالبؒ

۸	۱۱	۱۱۳۱	۱۰
۱۱۳۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۲

وفق ۱۱۵۱

۱۴۔ نقش کون سا ہونا چاہیئے

علمائے مشارقہ کے نزدیک اور علمائے مغاربہ کے نزدیک نقوش کے تعلقات جو کواکب کے ساتھ ہیں۔ ان میں فرق رکھتے ہیں۔ اس فرق کی وجہ سے بربنائے مذہب علمائے مشارقہ نقشِ مثلث سعادت کے لیے پُر کرتے ہیں اور نقشِ مربع جو عطارد سے منسوب ہے نحوست کے لیے تیار کرتے ہیں۔ لیکن علمائے مغارب نے اس کے برعکس مقرر کیا ہے۔ یعنی نقشِ مثلث کو زحل سے منسوب کیا ہے۔ یعنی نحس امُور کے لیے اختیار کرتے ہیں۔ اور نقشِ مربع کو مشتری سے منسوب کیا ہے۔ یعنی نیک و سعد امُور کے لیے۔ اس طرح تمام نقوش میں یہ تقسیم بالکل اُلٹ ہوگئی ہے اور وُہ یہ ہے:

تقسیم علمائے مشارقہ			تقسیم علمائے مغاربہ
قمر	مثلث	(۳ × ۳)	زحل
عطارد	مربع	(۴ × ۴)	مشتری
زہرہ	مخمس	(۵ × ۵)	مریخ
شمس	مسدس	(۶ × ۶)	شمس
مریخ	مسبع	(۷ × ۷)	زہرہ
مشتری	مثمن	(۸ × ۸)	عطارد
زحل	متسع	(۹ × ۹)	قمر

علمائے مشارقہ مثلث کو قمر سے منسوب کرتے ہیں۔ قمر چونکہ کل کواکب میں سے سریع الاثر ہے۔ اس سبب سے مثلث کو بھی سریع الاثر جانتے ہیں اور برابر جلالی و جمالی میں اس سے کام لیتے ہیں۔ میں چونکہ علمائے مشارقہ سے ہوں اس لیے میرا طریق کار ظاہر ہے۔

۱۵۔ قوانین لوحِ المزوج

عامل کامل حصّہ دُوم میں الواحِ مزوجات کے متعلق تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ لوحِ مزوجات کا قانون زوج زوج پر مبنی ہے۔ محبت بین الاثنین یا محبتِ زوجین

یا جذب وکشش کے جملہ عملیات کے لیے ہمیشہ لوحِ مزوجات تیار کی جاتی ہیں۔ اب مختلف نقوش کی چالیں اس لیے دی جاتی ہیں تاکہ عامل مختلف صورتوں کی الواح کے پُر کرنے میں مہارت نامہ حاصل کر سکے۔ ان میں جو بھی چال چاہیں اختیار کی جا سکتی ہے۔ لوحِ مزوجات کے یہ وہ طریقے ہیں جو علمائے الٰہیین کے سینہ کے راز تھے اور جن کا افشا ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص اتنا ظرف نہیں رکھتا کہ قوتوں کو سنبھال سکے اور ان کے جائز استعمال پر قادر رہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ کتبِ عملیات میں نقوش کو پُر کرنے کا ایک ہی عام قاعدہ دیا گیا ہے۔ باقی تمام قواعد کو مخفی رکھا گیا ہے۔ چونکہ یہاں مخصوص موضوع زیر بحث ہے۔ اس لیے ان قواعد کا اظہار بھی ضروری ہے جو اس کے لیے لازم ہیں۔ ان تمام قواعد کو مثالوں سے سمجھایا جاتا ہے۔ غور کرنے پر ان چالوں کی اہمیت کا علم ہو گا۔

۱۶۔ پہلا اصول

اس سلسلے میں دو اصول دیتا ہوں۔ پہلے اصول پر دو طریقے دیے جاتے ہیں۔

پہلا اصول

لوحِ اوّل

اسمِ طالب علی عدد ۱۱۰
اسمِ مطلوب محمد عدد ۹۲
عدد متحابین سے عدد زاید ۲۲۰

میزان ۴۲۲
عدد طرح ۲۵۰

باقی : ۱۷۲

لوح برائے محجوب

۴۳	۲۲۰	۹۲	۶۷
۹۴	۶۵	۴۵	۲۱۸
۶۳	۸۸	۲۲۴	۴۷
۲۲۲	۴۹	۶۱	۹۰

میزان ۴۲۲

۱۷۲ کا چوتھائی حصہ ۴۳ ہوتا ہے۔ ۴۳ کو خانہ اوّل آتشی مربع میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانہ کا ایک دَور پُر کیا۔ دورِ دوم ۵ تا ۸ کو ۶۱ سے دو دو کے اضافہ سے پُر کیا۔ دورِ سوم خانہ ۹ تا ۱۲ کو ۸۸ سے شروع کر کے دو دو کے اضافہ سے پُر کیا۔ نقش پُر ہو گیا۔ جس طرف سے اس مربع کی میزان لیں گے پوری آئے گی۔ اور اصل عدد ۴۲۲ کے مطابق ہو گی۔

نکتہ : اِس نقش میں اعدادِ مطلوب اور اعدادِ متحابہ زاید قائم ہیں اور سرِلوح درمیان میں ہے۔

لوحِ دُوم

اسمِ طالب علی عدد : ۱۱۰
اسمِ مطلوب محمد عدد : ۹۲
عددِ متحابین سے ناقص عدد : ۲۸۴

میزان : ۴۸۶
طرح : ۲۹۴

باقی : ۱۹۲

لوح برائے مُحب

۵۴	۱۱۰	۲۸۴	۳۸
۲۸۲	۴۰	۵۲	۱۱۲
۴۲	۲۸۸	۱۰۶	۵۰
۱۰۸	۴۸	۴۴	۲۸۶

میزان ۴۸۲

۱۹۲ کا چوتھائی حصہ ۴۸ ہُوا۔ اس کا مربع بلاکسر تیار کیا اور ۴۸ کو خانہ پندرہ میں جو آبی ہے اور عشق کی فزونی کے لیے اور جذبِ معشوق کے لیے مقرر ہے لکھا اور دُو دُو کے اضافہ سے چار خانے کا ایک دَور پُر کیا۔ پھر دورِ دُوم یعنی خانۂ دہم میں ۱۰۶ لکھے اور دُو دُو کے اضافہ سے یہ چار خانے بھی پُر کیے۔ پھر خانہ ششم سے ابتداء دورِ سوم کی اور وہاں ۲۸۲ لکھ کر دو دو کے اضافہ سے نقش کو پُر کیا۔ پھر دورِ چہارم کے خانۂ اوّل کو ۳۸ سے شروع کرکے اضافہ سے لکھا تو نقش پُر ہو گیا۔ عرضاً اور طولاً قطراً شمار کریں گے تو اصل عدد نقش کے ۴۸۶ حاصل ہوں گے۔

نکتہ : اس نقش میں بھی سرِلوح اعدادِ طالب اور اعدادِ تحابہ ناقص قائم ہیں۔

رازکی بات : آپ شاید معلوم نہ کرسکیں۔ میں خود ہی بتا دُوں کہ لوحِ اوّل برائے محبوب کا جو نقش میں نے پُر کیا ہے۔ وہ اصُولِ مزوج کی رُو سے گرا ہُوا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نقش کے نصف خانوں میں اکائی کا مفرد ہے۔ حالانکہ فرد تو کسی حال میں بھی نہیں آنا چاہیئے۔ لہٰذا اس نقص کو دُور

لوح برائے محبوب

۶۶	۹۲	۲۲۰	۴۴
۲۱۸	۴۶	۶۴	۹۴
۴۸	۲۲۴	۸۸	۶۲
۹۰	۶۰	۵۰	۲۲۲

میزان ۴۲۲

کرنے کے لیے ہم اعدادِ طرح میں کمی بیشی کریں گے۔ لہٰذا بجائے ۲۵۰ کے ۲۴۶ طرح کیا تو ۱۷۶ باقی رہا۔ اس کا چوتھا حصّہ ۴۴ ہے۔ اب نقش پُر کیا تو ساری اکائیاں بھی زوج ہو گئیں۔ نقش درست ہو گیا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ اعدادِ طرح کوئی مقررہ اعداد نہیں ہیں۔ یہ تو عامل خود مقرر کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کے نقش کی میزان میں سے اتنے عدد طرح کریں کہ اُن سے جو باقی آئے تو عدد طالب کے اعداد کے قریباً نصف سے کم ہو جائیں۔ اسی طرح مطلوب کے نقش کی میزان میں سے اتنے عدد طرح کرلیں کہ ان سے جو باقی آئے اُسے چار پر تقسیم کرنے سے عددِ مطلوب کے اعداد کے قریباً نصف سے کم ہو جائیں۔

دُوسرا طریقہ

لوحِ اوّل

اسمِ طالب علی عدد ۱۱۰
اسمِ مطلوب محمد عدد ۹۲
عدد متحابین زاید ۲۲۰
عدد متحابین ناقص ۲۸۴
میزان ۷۰۶
عدد طرح ۳۶۲
باقی ۳۴۴

لوح برائے محبوب

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۱۱۰
۲۱۸	۱۱۲	۹۰	۲۸۶
۱۱۴	۲۲۴	۲۸۰	۸۸
۲۸۲	۸۶	۱۱۶	۲۲۲

میزان ۷۰۶

۳۴۴ کا ربع ۸۶ ہے۔ اس کو خانہ پندرہ میں لکھا اور دو دو کے اضافہ سے دورِ اوّل کے چار خانے پُر کیے۔ پھر دورِ دوم کی ابتدا خانہ دہم سے کی اور ۲۸۰ عدد وہاں لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور پُر کیا۔ پھر دورِ سوم خانہ ششم سے ۲۱۸ عدد لکھ کر دو دو کے اضافہ سے پُر کیا۔ پھر دورِ چہارم خانہ اوّل میں ۱۱۰ عدد لکھ کر دو دو کے اضافہ سے پُر کیا۔ مربع پُر ہو گیا۔ اب جس طرف سے بھی میزان لیں گے وہ پوری ہو جائے گی اور اصل عدد ۷۰۶ حاصل ہوں گے۔

نکتہ: اس لوح کے خانہ اوّل میں عدد طالب خانہ دوم میں عدد متحابہ زاید خانہ سوم

میں عددِ متحابہ ناقص اور خانۂ چہارم عددِ مطلوب قائم ہیں اور سرِ لوح ہیں۔ گویا طالب و مطلوب کے درمیان عددین واقع ہیں۔ یہ نوٹ کریں کہ اس طرح مطلوب میں طالب کی طرف عددِ متحابہ زاید ہیں۔ اور مطلوب کی طرف عددِ متحابہ ناقص ہیں۔ اب جو لوحِ دوم محبّ کی تیار ہوگی۔ اس میں عددِ متحابہ ناقص مطلوب کی طرف اور متحابہ زاید طالب کی طرف ہوں گے۔ نیز لوحِ اوّل میں پہلے عددِ محبوب کے آئے ہیں۔ لوحِ دوم میں پہلے خانہ میں عددِ محبّ کے آئیں گے۔

لوحِ دوم

اسمِ طالب علی عدد ۱۱۰
اسمِ مطلوب محمد عدد ۹۲
عددِ متحابہ زاید ۲۲۰
عددِ متحابہ ناقص ۲۸۴
میزان ۷۰۶
عددِ طرح ۲۹۰
باقی ۴۱۶

لوح برائے محبّ

۱۱۰	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۲	۹۴	۱۰۸	۲۲۲
۹۲	۲۸۸	۲۱۶	۱۰۶
۲۱۸	۱۰۴	۹۸	۲۸۶

میزان ۷۰۶

۴۱۶ کا مربع ۱۰۴ ہے۔ اس کو بدستور سابق خانہ ۱۵ میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے نقش کے چار خانے پر کیے۔ دورِ دوم کے لیے ۲۱۶ عدد خانہ دہم میں لکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔ دورِ سوم کے لیے ۲۸۲ عدد خانہ دوم میں لکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔ پھر دورِ چہارم کے لیے ۹۲ عدد خانۂ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پر کیے۔ نقش مکمل ہوگیا۔ جس کی ہر طرف سے میزان کامل آئی۔

نکتہ: اس لوح کے خانۂ اوّل میں مطلوب، دوم میں عددِ متحابہ ناقص، سوم میں عددِ متحابہ زاید۔ چہارم میں عددِ طالب ہیں۔

طریقِ استعمال: ایک لوح طالب کو دی جاتی ہے۔ ایک لوح مطلوب کو دی جاتی ہے کہ وہ پاس رکھیں اور دونوں لوحیں ایک دوسرے کے اوپر منہ در منہ رکھ کر بطریق عنصر کام میں لائی جاتی ہے یعنی آگ کے نیچے دبانا، بھاری پتھر تلے دبانا،

گویا چار نقوش تیار رہوں گے۔ وُہ نقوش جو ایک دُوسرے سے پیوستہ کیے جائیں گے۔ اُن کی لکیریں اور خانے بالکل یکساں ہونے چاہئیں تاکہ نقش اُوپر تلے رکھنے میں ایک جان ہو جائیں۔

۷۔ دُوسرا اصُول

بعض علمار کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی لوحِ مزوج کو موافق لکھنا ہو تو اس کے عددِ معین کا اندازہ کرتے ہیں کہ وُہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج ہے یا فرد الزوج ہے یا زوج الفرد ہے اور پھر عدد طرح وُہ لیتے ہیں جو نقش کے اندر اصُولی طور پر قائم ہوتے ہیں۔ مثلاً ۳۰ یا ۶۰ یا ۱۲۰ وغیرہ۔ سابقہ اصُول میں تو یہ تھا کہ اعدادِ معین جو بھی ہوں۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ عدد ایسا تلاش کیا جاتا ہے جس سے نقش کے اندر تمام اعداد زوج ہو جائیں۔

عدد معین کا اندازہ لگانے کا یہ اصول ہے۔

(۱) فرد الفرد اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک فرد دو فردوں کے درمیان ہو مثلاً ۱۱۱ یا ۵۲۱ یا ۱۹۵ وغیرہ۔

(۲) زوج الزوج اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک زوج دو زوجوں کے درمیان ہو مثلاً ۲۲۲ یا ۲۴۲ یا ۸۰۸ وغیرہ

(۳) زوج الفرد اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک زوج دو فردوں کے درمیان ہو مثلاً: ۱۲۱ یا ۵۴۵ یا ۱۸۳ وغیرہ

(۴) فرد الزوج اس عدد کو کہتے ہیں۔ کہ ایک فرد دو زوج کے درمیان ہو۔ مثلاً ۲۱۴ یا ۲۵۶ یا ۴۳۸ وغیرہ

پس جو لوح ان چار قسموں میں سے لکھنا منظور ہو۔ اس کے طریقے ذیل میں دیے جاتے ہیں اور یہ وہ نکتے ہیں جو علمائے مہندسہ کو بہت عزیز ہیں اور سینہ کے راز ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ اعداد کا ہر صورت میں لحاظ کرنا چاہیئے اور جس قسم کے عدد ہوں، اسی قسم کا عمل کرنا چاہیئے۔

۱۸۔ تمثیلی الواح

قاعدہ لوحِ اوّل فرد الفرد

مثلاً اسم طالب مُراد ۲۴۵
اسمِ مطلوب نذر ۹۵۰
میزان (عددمعین) ۱۱۹۵
عدد طرح مخمس ۱۲۰
باقی ۱۰۷۵

۲۲۷	۲۳۹	۲۵۱	۲۶۳	۲۱۵
۲۵۳	۲۵۵	۲۱۷	۲۲۹	۲۴۱
۲۱۹	۲۳۱	۲۴۳	۲۴۵	۲۵۷
۲۳۵	۲۴۷	۲۵۹	۲۲۱	۲۳۳
۲۶۱	۲۲۳	۲۲۵	۲۳۷	۲۴۹

فرد الفرد کے لیے لوحِ مخمس لکھی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی فرد ہے۔ ۱۰۷۵ کا پانچواں حصہ بلاکسر ۲۱۵ ہوتا ہے۔ اس عدد کو خانہ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے تمام نقش کو معتدل الدور پُر کیا۔ (دیکھو مخمس معتدل الدور نقش نمبر ۱۲ عامل کامل حصہ دوم) اس میں ہر طرف سے میزان اصل عدد جمع العددین ۱۱۹۵ کے مطابق آگیٔ۔

نکتہ: اس لوح میں عدد طالب قائم ہیں جو نقش کے خانہ ۱۲ میں ہیں۔ مخمس معتدل الدور کی چال میں پہلا و آخری خانہ اکھٹے ہوتے ہیں۔ اگر ذرا فراست سے کام لیا جائے تو طالب و مطلوب کے اسماء کو ان خانوں میں لانا مشکل نہیں ہوتا۔ صرف طالب کے نام کے اعداد پہلے تین دو ر میں آئیں گے اور مطلوب کے نام کے اعداد آخری دو دو ر میں آئیں گے۔ ترقی و تنزّل کا طریقہ اختیار کرنے سے نقش پُر ہو جائے گا۔

قاعدہ لوحِ دوم زوج الزّوج :

زوج الزّوج کے لیے ہمیشہ مربّع نقش کام دیتا ہے۔ اس لیے اس کے خانے میں ہر طرف سے زوج ہیں اور کل تعداد بھی زوج ہے۔ اس نقش کی ہر چال میں چار عدد کا اضافہ ہے۔ نقش کے عددِ معین سب زوج ہیں۔

اسمِ طالب برہان ۲۵۸
اسمِ مطلوب شاہین ۳۶۶
میزان عدد معین ۶۲۴
عددِ طرح ۱۲۰
باقی ۵۰۴

۱۵۴	۱۶۶	۱۷۸	۱۲۶
۱۷۴	۱۳۰	۱۵۰	۱۷۰
۱۳۴	۱۸۶	۱۵۸	۱۴۶
۱۶۲	۱۴۲	۱۳۸	۱۸۲

میزان ۶۲۴

۵۰۴ کو چار پر تقسیم کیا تو ۱۲۶ حاصل ہوئے۔ اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر بلا کسر مربع آتشی چال سے باضافہ چار چار پُر کیا۔ اب نقش کی میزان جس طرف سے لیں گے وُہ پُوری رہے گی۔ اور جمع العددین ۶۲۴ حاصل ہوں گے۔

قاعدہ لوحِ سوم زوج الفرد

اسمِ طالب رئیس ۲۸۰
اسمِ مطلوب مکرم ۳۰۰
میزان عدد معین ۵۸۰
عددِ طرح ۶۰
باقی ۵۲۰

۱۴۴	۱۵۰	۱۵۶	۱۳۰
۱۵۴	۱۳۲	۱۴۲	۱۵۲
۱۳۴	۱۶۰	۱۴۶	۱۴۰
۱۴۸	۱۳۸	۱۳۶	۱۵۸

میزان ۵۸۰

۵۲۰ کو ۴ پر تقسیم کیا تو ۱۳۰ حاصل ہُوا۔ بس ۱۳۰ کو خانۂ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے نقش کو تمام کیا۔ اب جس طرف سے بھی مربع کی میزان لگائیں گے۔ اصل عدد ۵۲۰ ہی آئیں گے۔

قاعدہ لوحِ چہارم فرد الزوج

اسمِ طالب بدر ۲۰۶
اسمِ مطلوب فرح ۲۸۸
میزان ۴۹۴
عدد طرح ۳۰
۴۶۴

۱۳۱	۱۲۱	۱۲۶	۱۱۶
۱۲۴	۱۱۸	۱۲۹	۱۲۳
۱۲۰	۱۳۰	۱۱۷	۱۲۷
۱۱۹	۱۲۵	۱۲۲	۱۲۸

میزان ۴۹۴

۴ پر تقسیم کیا تو ۱۱۶ عدد ربع حاصل ہوئے۔ اس کو خانہ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ کے ایک دور کو پورا کیا۔ اس کے چار دور میں فرد اضافہ ہوگا اور میزان ہر طرف سے پوری آئے گی۔ چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دشوار ہے۔ اس لیے ذیل میں مزید قاعدہ فرد الزوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ عامل پر عمل آسان ہو اور وہ خود بھی طریقے وضع کر سکے۔

قاعدہ اوّل بطریق فرد الزوج

مربع طبعی ایک سے شروع ہو کر ۱۶ تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی کل تعداد ۳۴ ہوتی ہے جو مطابق اعدادِ اسماءِ الٰہی وَدُوْدُ ۔ وَھَابُ کے ہے۔ ۳۴ عدد سے قانونِ مربع کے ۳۰ عدد تفریق کریں تو باقی ۴ بچے۔ ۴ کو ۴ پر تقسیم کیا گیا تو خارج قسمت ایک بچا جو عدد خانہ اوّل کا ہے۔ لہٰذا ایک عدد خانہ اوّل یعنی ابتدائے دورِ اوّل میں لکھا اور چار چار کے اضافہ سے دورِ اوّل کے چار چار خانے پُر کیے۔ پھر ابتدائے دورِ دوم یعنی خانہ پندرہ میں دو عدد لکھے اور چار چار کے اضافہ سے اس دور کو ختم کیا۔ پھر ابتدائے دورِ سوم دس خانہ سے کیا اور ۳ عدد لکھ کر چار چار کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔ پھر ابتدائے دورِ چہارم خانہ ششم سے کریں اور ۴ عدد لکھ کر چار چار کے اضافہ سے چار خانے پُر کریں۔ اب اس مربع کو جس طرف سے بھی شمار کریں گے۔ عدد ۳۴ ہی حاصل ہوں گے۔

۱۴	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

میزان ۳۴

قاعدہ دوم بطریق فرد الزوج

یہ بھی ۳۴ کا نقش ہے اور مجموعی اعداد ۳۴ سے ۳۰ طرح کیے اور چار پر تقسیم کیا تو ایک حاصل ہوا۔ اس کو خانہ اوّل میں رکھا اور دو دو کے اضافہ سے ایک دور پُر کیا۔ پھر ابتدائے دورِ دوم میں تین عدد بڑھا دیے۔ یعنی خانہ پندرہ میں دس عدد لکھے اور دو دو

۱۶	۶	۱۱	۱
۹	۳	۱۴	۸
۵	۱۵	۳	۱۲
۴	۱۰	۷	۱۳

میزان ۳۴

کے اضافہ سے دورِ دوم بھی پُر کیا۔ پھر ابتدائے دور سوم میں دؔو عدد لکھے اور دو دو کے اضافہ سے دور سوم پُر کیا۔ پھر دور چہارم میں ایک بڑھا کر ۹ لکھے اور دو دو کے اضافہ سے یہ دور پُر کیا۔ پس جس طرف سے اس مربع کو شمار کرینگے وہی اصل عدد میزان کے ۳۴ ہونگے۔

تمثیلی لوح دیگر فرد الزّوج

اسم طالب موسیٰ = ۱۱۶
اسم مطلوب سلمےٰ = ۱۴۰
میزان = ۲۵۶
عدد طرح = ۳۰
۲۲۶

۶۹	۶۰	۷۲	۵۵
۷۰	۵۷	۶۷	۶۲
۵۹	۷۶	۵۶	۶۵
۵۸	۶۳	۶۱	۷۴

میزان ۲۵۶

۲۲۶ کا مربّع ۵۶ کسر ۲ آئی۔ اس نقش کو بھی مندرجہ بالا طریقوں چال فرد الزّوج سے پُر کیا۔ ۲ عدد کا اضافہ خانہ پنجم میں ہی کر دیا۔ شروع خانہ اوّل میں ۵۵ لکھا اور دو دو کے اضافہ سے یہ نقش پُر کیا۔ اس کی تعداد بھی ہر طرف سے پوری آئے گی۔ مندرجہ بالا قواعد کو مدّنظر رکھ کر اس لوح کو سمجھنا دشوار نہ ہوگا۔ مختلف قواعد اس لیے لکھے گئے ہیں تاکہ عامل بوقت ضرورت چال کو خود وضع کر سکے۔



فصلِ پنجم

اعمال و الواحِ اعدادِ متحابہ

حبّ، جذبِ قلب اور تسخیرِ محبوب کے عملیات

اعدادِ متحابہ کی اہمیت اور اثرات کے بارے میں کافی توضیح دے چکا ہوں۔ اب صرف اُن سے اثراتی کام لینا باقی ہے۔ اس لیے مابین الشخصین جذب و کشش کی قوتیں پیدا کرنے کیلئے چند مجرب طریقے دیتا ہوں۔ ان کو مدِّنظر رکھ کر اور وضعی طریقوں سے بھی کام لینا مشکل نہ ہوگا۔ صاحب نظر اور عاقل کے لیے ان مثالوں میں سارا خزانہ جمع کر کے رکھ دیا ہے۔

۱۹۔ عددِ ساعات

دِن رات کی ۲۴ ساعتیں ہوتی ہیں۔ علمائے اعداد کا کہنا ہے کہ مربّع نقش میں ۲۴ سے شروع ہو کر ۳۹ تک اعداد ختم ہو جاتے ہیں۔ ان میں اعدادِ متحابہ پوشیدہ ہیں۔ لوحِ اعداد متحابہ کی اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ مجموعہ سولہ مرتبوں کا بر توالی طبع ۲۴ سے ۲۹ تک آٹھ مرتبوں کا مجموعہ ۲۲۰ ہے اور آٹھ مرتبہ آخر ۳۲ سے ۳۹ تک کا مجموعہ ۲۸۴ ہوتے ہیں نقش ان کا یہ ہوگا۔

شروع کے آٹھ خانے	آخر کے آٹھ خانے
۲۴	۳۲
۲۵	۳۳
۲۶	۳۴
۲۷	۳۵
۲۸	۳۶
۲۹	۳۷
۳۰	۳۸
۳۱	۳۹
میزان ۲۲۰ رک	میزان ۲۸۴

۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	رک
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	رفد
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	

۱۲۰

اس نقش میں سطرِ اوّل و دوم کا مجموعہ رک ہے اور سطرِ سوم و چہارم کا رفد ہے۔ بعض علمائے جفر کا قاعدہ ہے کہ وہ اس لوح کو مؤثر مانتے ہوئے یہ کرتے ہیں کہ طالب و مطلوب کے اعداد میں لوحِ مذکورہ کے سطرِ اوّل کے عرضاً اعداد کو جو ۱۲۰ ہیں شامل کرتے ہیں اور موافق طریقہ سے عمل تیار کرتے ہیں۔ محبت اور دوستی پیدا کرنے کے لیے وہ ان اعداد کو مؤثر مانتے ہیں نقش کے تمام اعداد ہر ضلع سے زوج ہیں اور مجموعہ ان کا بدوح کا جزو ہے۔ مجھے اس طریق کار کو آزمانے کا موقع نہیں ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ از روئے نقش یہ میزان طولاً عرضاً قطراً سے گرا ہوا ہے اور میزان یکساں نہیں آتی۔ البتہ اگر ۱۲۰ کے عدد کو ویسے ہی لیں تو بطورِ مقصود یہ الطف یا احسان یا معجز کے اعداد بھی ہیں۔ اسمائے الہٰی تمکین کے اعداد ہیں۔ لازمی یہ اعداد حُب و جذب قلب میں دخل رکھتے ہیں اور قلبِ معشوق میں مکین ہو جاتے ہیں۔ تاہم اگر اسے حسبِ قانون نقش مربع میں پُر کر کے لکھیں گے تو میزان اس کی ۱۲۶ آئے گی جس کا خانۂ اوّل ۲۴ سے ہی شروع ہوگا اور ۲۹ پر ختم ہوگا۔ میزان اس کی ہر طرف سے پوری آئے گی اور ساعتوں کی ترتیب بھی قائم رہے گی۔ یہ میرا وضعی طریقہ ہے اس کو اثراتی نقطہ سے میں بہت مؤثر مانتا ہوں۔ اس لوح کے عدد کو وجیہہ کہتے ہیں جو ۲۴ ہیں اور عدد آخر کو حال کہتے ہیں۔ جو ۲۹ ہیں۔

نقشِ ساعات

۲۴	۳۷	۳۴	۳۱
۳۵	۳۰	۲۵	۳۶
۲۹	۳۲	۳۹	۲۶
۳۱	۲۷	۲۸	۳۳

خواص : اس نقشِ ساعات کے خواص یہ ہیں :

(۱) شرفِ آفتاب میں ایک مربع طلائی یا نقرئی بنوائیں اور اعدادِ متحابہ کے مربع کو اس میں کندہ کریں۔ اگر اس خاتم کو پانی یا گلاب یا شربت میں رکھیں اور وہ پانی ان لوگوں کو پلائیں کہ جن کے اندر آپس میں خصومت ہو تو محبت باہمی ان میں پیدا ہوگی۔

(۲) اگر عدد وجیہہ و عددِ حال کو جمع کر کے خرقہ زرتار پر لکھیں اور فتیلہ جلائیں جہاں اس کی راکھ پھینک دیں وہاں پر فتنہ و شر پیدا ہوگا۔

(۳) اگر اس عدد کو آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ اس اصلاح کے اہلِ فن اسے روزِ فارغہ کہتے ہیں۔ گِل خام پر لکھیں اور اس پانی میں ڈبوئیں جس میں لوہار لوہے کو گرم کر کے ڈبوتا ہے یا اس پانی میں جو کہ حمام سے باہر نکلتا ہے یا اس پانی میں کہ جس میں رنگریز کپڑے کو رنگ کر اپنے ہاتھ

دھوتا ہے۔ پس اگر وُہ پانی کسی جماعت کے درمیان چھڑک دیا جائے تو وُہ جماعت منتشر ہو جائے گی۔

(۴) اگر خانۂ دوم کے عدد ۲۵ سے لے کر خانۂ ساعات تک کہ عدد ۳۰ ہیں جمع کریں تو کل تعداد ۱۶۵ ہوگی۔ اس عدد کا نقش زرد کپڑے پر لکھ کر فتیلہ جلایا جائے اور اس کی راکھ جس جگہ گرائے وہاں فتنہ شر و فساد پیدا ہوگا۔

(۵) اگر انہی اعداد کو مہینے کے آخری دن یوم فارغہ میں ۲۹ تاریخ چاند کو کچی اینٹ یا مٹی پر لکھ کر حمام کے پانی یا مُردے کے غسل کے پانی سے دھو کر کسی جمعیت کے درمیان گرائے تو وُہ مجمع منتشر ہو جائے اور ان میں خواہ مخواہ تفرقہ پیدا ہو جائے۔

اعداء پر غلبہ و نصرت حاصل کرنا

ایک لوح مربع فولاد کی بنائیں اور پُرکار سے اِس لوح پر دائرہ لگائیں۔ اس دائرہ کے اندر نقش دَہ در دَہ وضع کریں۔ تمام خطوط مدات کے بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کے ہونے چاہئیں۔ اور اس نقش کے خانوں میں دس اسمِ الٰہی معنون بحرفِ قاف لکھیں۔ مثل قائمُ، قدیرُ، قاہرُ، قریبُ، قدیمُ، قادرُ، قدوسُ، قہارُ، قویُ، قیومُ بطریق ذوالکتابہ لکھیں اور ملائکہ اربعہ کو چاروں طرف نقش کے لکھیں اور دائرہ کے باہر آیتہ قل اللھم مالک الملک تا قدیر اور آیتہ قل الحمد للہ سیریکم فی ایتہٖ فتعرفونھا وما ربک بغافل عما تعملون اور آیتہ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ (آیت ۱۸۔ سورۃ انعام) با آیہ ان ینصرکم اللہ کو آخر تک لکھیں اور چالیس حرف میم دائرہ کے اندر اس طرح نقش کریں کہ کشش ہر مد بسم اللہ پر دس میم نقش ہوں اور اعدادِ متحابہ کو لوح کی پشت پر عین وسط میں نقش کریں تو تاثیر اس لوح کی یہ ہے کہ دشمن کو راہِ راست پر لے آتی ہے۔ اُن پر غلبہ اور رُعب طاری ہو جاتا ہے۔ دشمنوں کے دِلوں پر خوف چھایا رہتا ہے اور وہ اس کے متعلق سامنا کرنے، کچھ کرانے اور کرانے سے گریز کرتے ہیں۔ کہ نہ معلوم کیا کر دے۔

اگر اس طرح نقش کو کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھ کر انگشتری لوہے کی بنوا کر اس کے نگینہ کے نیچے رکھیں اور سطحِ نگینہ پر اعدادِ متحابہ لکھیں تو بھی یہی تاثیر پیدا ہوگی۔ دِل چاہے

توانگشتری بنالیں یا لوح بنالیں ۔ وقتِ ضرورت اسے اپنے پاس رکھیں ۔مہمات او رخطرہ کے وقت محفوظ رکھے گی ۔مناسب اوقات میں مناسب لوازمات سے تیار کریں ۔

نوٹ : وَهُوَ الْقَاهِرُ سورۃ انعام میں دو مقام پر ہے ۔ ایک آیۃ ۱۸ میں اور دُوسری آیت ۶۱ میں مگر آیت ۱۸ مقصود ہے ۔

۲۱- مُربّع نصفی اور عملِ حُب

میں نے عاملِ کامل حصّہ دوم کی فصلِ سوم میں قاعدہ ششم کے ماتحت لکھا ہے کہ نصف مربّع طالب کے لیے اور نصف مطلوب کے لیے پُر کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کے اعداد میں رک کے اعداد اور مطلوب کے اعداد میں رفد کے اعداد جمع کریں اور ان کو مربّع نصفی میں پُر کریں ۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اعداد طالب و مطلوب کو علیحدہ علیحدہ نصف کریں اور اعدادِ طالب سے تین عدد کم کریں ۔ اور اعداد مطلوب سے چار عدد کم کریں ۔اب طالب کے بقیہ اعداد کو مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں پُر کریں ۔پھر مطلوب کے بقیہ اعداد کو دُوسرے دَور کے آٹھ خانوں میں پُر کریں ۔ اور تین نقش تیار کریں ۔تینوں کو اسطرح کام میں لائیں ۔ایک طالب کو دیں ۔ دُوسرا مطلوب کی گزرگاہ میں دفن کریں اور ایک کو بطریق عنصر کام میں لائیں عنصری استعمال کے لیے نقوش زیادہ لکھنے چاہئیں ۔ اکثر اوقات ایک دفعہ کرنے سے کام نہیں ہوتا بلکہ متواتر کئی روز کام کرنا پڑتا ہے ۔ اس لیے لازم ہے کہ پہلے دِن ہی نقش کی تعداد مفرد کے مطابق عنصری استعمال میں لانے والے نقش تیار کیے جائیں اور وُہ طالب دیں کہ وُہ روزانہ ایک کام میں لاتے تاکہ دوران عمل وہ کامیاب ہو ۔

مثلاً طالب محمود عدد ۹۸+۲۲۰ = ۳۱۸ نصف ۱۵۹-۳ = ۱۵۶ ۔

مطلوب محمد عدد ۹۲+۲۸۴ = ۳۷۶ نصف ۱۸۸-۴ = ۱۸۴

نقش یہ ہوگا ۔ تعداد نقش کی طالب و مطلوب رک و رفد کی کل تعداد کے مطابق ۶۹۴ ہوگی

۱۵۷	۱۶۲	۱۸۷	۱۸۸
۱۹۱	۱۸۴	۱۶۱	۱۵۸
۱۶۰	۱۵۹	۱۹۰	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۹	۱۵۶	۱۶۳

چال نقش یہ ہے

۲	۷	۱۲	۱۳
۱۶	۹	۶	۳
۵	۴	۱۵	۱۰
۱۱	۱۴	۱	۸

اس نقش کے عنصر میں کام لانے والے تعویذ ۴ ۶۹ کے مفرد ۱۹ اتبار رہوں گے۔ گویا ۱۹ دن کا عمل ہے۔

۲۲۔ عملِ زُحل

ہفتہ کے دِن ساعت اوّل زحل میں تین نقش لکھے۔ ہر خانہ تب لکھے جب دِل میں رک رفد پڑھ لے۔ طریقہ اس عمل کا مثال سے واضح ہو گا۔

(۱) اعدادِ طالب معہ ما در ۶۷۸۔ اعداد رک ۲۲۰۔ اعدادِ مقناطیس ۳۷۰۔ جُملہ ۱۲۶۸۔ بتقسیم ۲ حصہ ۶۳۴ طرح ۳ باقی ۶۳۱

(۲) اعدادِ مطلوب معہ مادر ۸۲۸۔ اعداد رفد ۲۸۴۔ اعدادِ حدید ۲۶، اعداد اسم اللہ ودُود ۲۰۔ کل ۱۱۶۸ بتقسیم ۲ حِصّہ ۵۸۴۔ طرح ۴ باقی ۵۸۴۔

اب نقش کے پہلے آٹھ خانے طالب سے بھریں اور دوسرے آٹھ خانے مطلوب کے اعداد سے پُر کریں نقش یہ ہو گا۔

۶۳۸	۵۸۲	۵۸۵	۶۳۱
۵۸۴	۶۳۲	۶۳۷	۵۸۳
۶۳۳	۵۸۷	۵۸۰	۶۳۶
۵۸۱	۶۳۵	۶۳۴	۵۸۶

وفق ۲۴۳۶

طالب کے اعداد اور مطلوب کے اعداد تو یہ نقش کی تعداد ہو جائے گی۔

۱۲۶۸ + ۱۱۶۸ = ۲۴۳۶

اس سے معلوم ہُوا کہ نقش دُرست پُر ہو گیا ہے۔ ایسے تین نقش زعفران سے بخور زحل کا روشن کر کے لکھ لیں۔ ہر ایک پر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دَم کر کے لپیٹ کر تعویذ بنا لیں۔ ایک کو طالب کے بازو پر باندھے۔ دُوسرے کو پتھر کے نیچے اپنے گھر میں دبائے۔ تیسرے کو آم کے درخت پر لٹکائے۔ انشاء اللہ مطلوب کا دِل طالب کی طرف رجوع ہو گا۔ محبّت کی تڑپ پیدا ہو گی اور وُہ مِلنے کے لیے بے قرار ہو گا۔ عزیمت یہ ہے :۔

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ عَانِیَۃِ یَا شَمْعَانِیَۃِ یَا نُوْرَانِیَۃِ حَرِّکَل اَرْوَاحِ السَّاکِنَۃِ الْمَسْکَنَتِ فِی رفد المطلوب (نام مطلوب معہ والدہ) بِحُبِّ رک الطالب (نام معہ والدہ) حَتّٰی اَلْبَصُرَ الطَّالِبُ مَطْلُوْبً وَالْمَطْلُوْبُ طَالِبًا وَاَوْفُوْ بِعَھْدِاللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاِیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

۲۳ - لوحِ محبّت

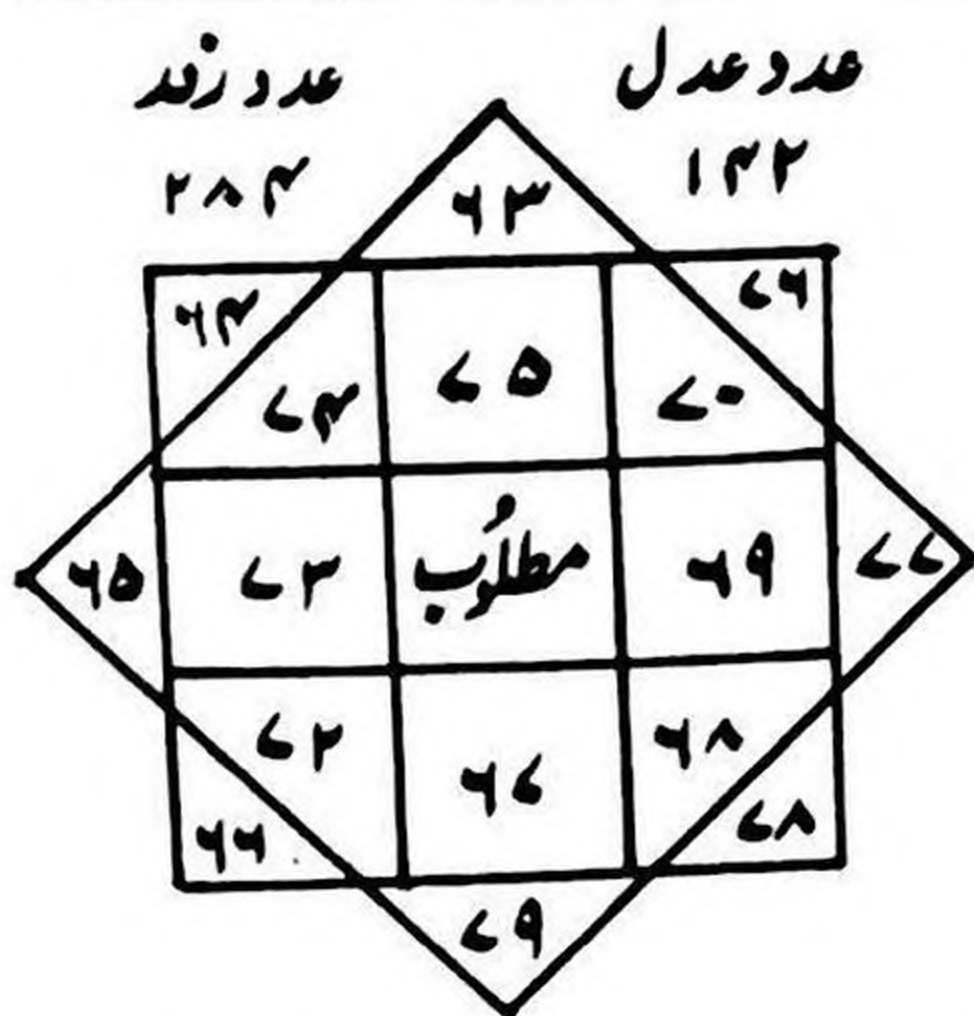
۲۲۰ عدد طالب کا ایک مربع نقش سنگِ مقناطیس پر یا مطلوبہ کے پیراہن پر لکھ کر مطلوبہ کو دیں اور عدد ۲۸۴ عددِ مطلوب کو لوحِ آہن پر یا طالب کے پیراہن پر لکھ کر طالب کو دیں کہ وہ پاس رکھے تو دونوں میں محبّتِ عظیم پیدا ہوگی۔ ساعاتِ سعید اور تمام ملزوماتِ نقش کو استخراج کر کے لوح تیار کریں۔ جلد اثر دکھائے گی۔ اس مربع کے شروع کے خانہ میں ایک اور آخری خانہ میں ۱۶ کا ہندسہ ہے۔ یہ مخصوص چال ہے۔

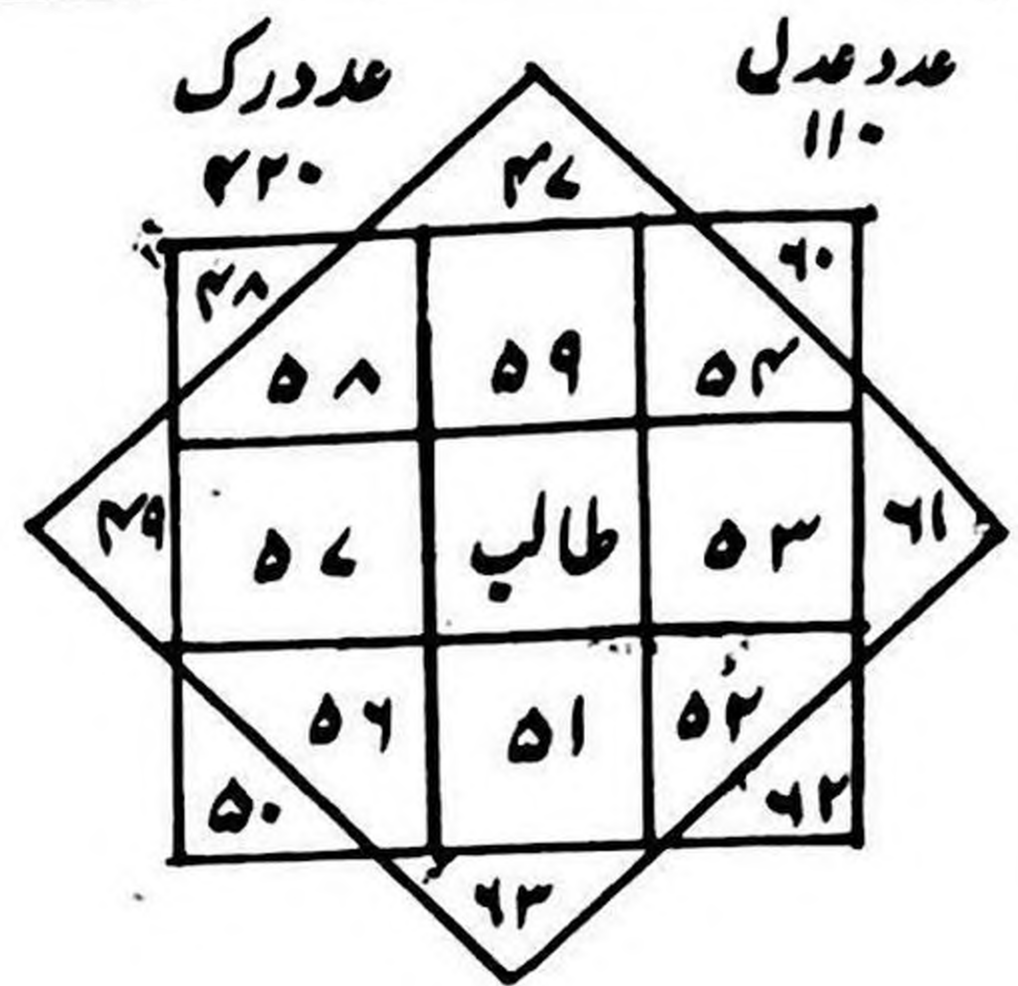
۱	۱۵	۱۴	۴
۱۲	۷	۶	۹
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۳	۳	۲	۱۶

۲۴ - لوحِ انموذج :

طالب و مطلوب کے لیے علماءِ جفر کے نزدیک اعدادِ متحابہ سے کام لینا افضل گنا گیا ہے۔ حاضریِ مطلوب اس عمل سے فوراً ظہور میں آتی ہے اور ایک اعجاز حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ ان کا یہ ہے کہ ایک لوح رک ۲۲۰ کی اور ایک ۲۸۴ کی ہوتی ہے۔ اعجاز اس کا یہ ہے کہ لوحِ طالب کے عدد عدل اسمِ جنابِ باری تعالیٰ کے اسمِ مبارک علیؓ کے نام کے موافق ہوتے ہیں جو کہ عددِ متحابہ کے نصف ہیں اور اس لوح کے گوشوں سے ظاہر ہوتے ہیں اور میزان لوح کی ۲۲۰ ہوتی ہے۔ اسی طرح لوحِ مطلوب کے گوشوں کے مقابل اعداد کا دفق ہے۔ اور میزان لوح کی ۲۸۴ ہوتی ہے۔ عدد طالب ۷ ۴ و عددِ مطلوب ۳ ۶ سے ابتدائے لوح موافق اور مساوی ہوتی ہیں۔ دونوں الواح حسبِ ذیل ہیں :-

مثال : اس کی طالب علیؓ اور مطلوب محمدؐ سے وضع کی گئی ہے۔ طالب کی لوح کی انتہا مطلوب کی لوح کی ابتدا ہے۔ جتنا غور کرو گے اتنا ہی ان لوحوں کی حیرت انگیز صنعت پر تعجب ہوگا اور اگر تم نے اپنے حسبِ مقصد اسماء سے اس طریق پر لوح کے استخراج میں درک حاصل کر لیا تو سمجھ لیجیے نقشِ متحابہ کے کامل ہو گئے اور مقصد کا حصول کبھی تمہارے ہاتھ سے خطا نہ جائے گا۔ دونوں الواح صفحہ ۴۹ پر درج ہیں۔





قلب ہر دو لوح کے خالی ہیں۔ پہلی میں اسم طالب لکھے اور دُوسری میں اسم مطلوب لکھے۔ یہ بھی جائز ہے کہ نام کے اعداد کی میزان لکھے۔ مثلاً طالب میں رک آتے گا اور مطلوب میں زند لکھا جائے گا۔ ہر دُو لوح پر دائرہ پُرکار سے لگا کر مدوّر کریں۔ جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ان کو تیار کر کے موافق طریق کے عمل میں لائیں جیسا کہ عملیات کا قانون ہے۔ مطلوب فوراً حاضر ہوگا۔ پس اس سے زیادہ ان قواعد سے کام لینے کے رازوں کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ علمی راز اور خداوند عالم کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اُٹھا کر میں اپنے سر بار نہیں لینا چاہتا۔ نااہل۔ اور بدعقیدہ بدکردار لوگوں کے ہاتھوں تک ایسے بھید پہنچانا عقلمندی نہیں۔ ہاں جو لوگ صاحبِ دانش ہوں گے وہ میری اس تحقیق سے پورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کتاب میں جس قدر نقوش ہیں وُہ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ معجزانہ اثرات ان کے اندر پوشیدہ ہیں جو اعدادِ متحابہ کے اندر کام کرتے ہیں۔

۲۵۔ لوحِ جذبِ محبّت

دُو لوح طالب و مطلوب کے نام کی تیار کریں اور کاغذ کو اس طرح تہہ کریں کہ لکیروں پر لکیریں آجائیں۔ مرکز طالب کا مرکز مطلوب سے رُو بہ رُو مل جائے۔ اس کے دو طریقے ہیں اوّل یہ کہ مرکز طالب میں طالب کا نام لکھیں اور مرکز مطلوب میں نام مطلوب کا لکھیں اور نقش کے باقی بیوت رک اور رفد سے پُر کریں یعنی نقش طالب میں رک کے اعداد بھریں جو اعدادِ محب ہیں۔ اور مطلوب کے نقش میں رفد کے اعداد بھریں جو اعدادِ محبوب ہیں۔ اس نقش کو اس وقت لکھیں جب کہ مشتری و زہرہ میں نظرِ تثلیث یا تسدیس ہو اور قمر بھی ان میں سے کسی ایک کے

کے ساتھ سعد نظر رکھتا ہو۔ ساعت بھی زہرہ و مشتری ہو۔ پھر سبز ریشم کے کپڑے میں معطر کر کے لپیٹیں اور طالب کو پاس رکھنے کے لیے دیں۔ مطلوب حاضری کے لیے بے قرار و بے تاب ہوگا۔ مثال ہر دو الواح کی یہ ہے۔ طریق اوّل

رفد ۲۸۴

۲۷ ۴۴	۲۸ ۴۱ ۳۹ ۳۴	۲۵ ۴۶
۳۸ ۳۵ ۲۹ ۴۰	مطلوب	۳۳ ۳۶ ۴۲ ۳۱
۴۵ ۲۶	۴۳ ۳۰ ۳۲ ۲۷	۴۷ ۲۴

رک ۲۲۰

۱۹ ۳۶	۳۰ ۳۳ ۳۱ ۲۶	۱۷ ۲۸
۳۰ ۲۷ ۲۱ ۳۲	طالب	۲۵ ۲۸ ۳۴ ۲۳
۳۷ ۱۸	۳۵ ۲۲ ۲۴ ۲۵	۳۹ ۱۶

اب اگر میں ان الواح کے پُر کرنے کا طریقہ نہ بتاؤں تو بھی آپ کے لیے مشکلات پیش آئیں گی اور ممکن ہے اعدادِ مقصود پر ان الواحِ طالب و مطلوب کو پُر کرنے سے عاجز رہیں۔ میں اس کے طریقے کا اظہار کرتا ہوں۔ حالانکہ متقدین میں سے کسی نے بھی اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس لوح کے طبعی اعداد ۱۰۰ ہیں۔ اعدادِ طرح ۹۲ ہیں اور عدد تقسیم ۸ ہے۔ اس لحاظ سے اعداد ۲۲۰ سے ۹۲ تفریق کیے تو باقی ۱۲۸ رہے۔ ۸ پر تقسیم کرنے سے ۱۶ باقی رہے۔ اس لیے خانہ نمبر ایک میں ۱۶ کا عدد لکھ کر نقش کو پُر کیا۔ اعدادِ رفد ۲۸۴ سے ۹۲ تفریق کیے۔ باقی ۱۹۲ رہے۔ ۸ پر تقسیم کرنے سے ۲۴ باقی رہے لوحِ مطلوب کو ۲۴ سے شروع کر کے پُر کرتے ہیں۔ کسور کے لیے خانہ ۸ و ۱۶ میں اضافہ کرتے ہیں۔

طریقہ دوم کے مطابق مثال لیں۔

طالب وصف ۲۷۶
رک ۱۲۰
میزان ۲۹۶
عدد طرح ۹۲
باقی ۸) ۳۰۴ (
۲۸ عدد خانہ اول

مطلوب آمنہ = ۹۶
رفد = ۲۸۴
میزان = ۳۸۰
عدد طرح ۹۲
باقی ۸) ۲۸۸ (
۳۶ عدد خانۂ اول

لوحِ رک

۴۲
۴۱ ۵۵ ۵۳ ۳۹
۵۸ ۶۰
۴۸
۵۲ ۴۷
۴۹ ۴۳ وصف ۵۰ ۵۶
۵۴ ۴۵
۵۷
۵۹ ۶۱
۴۴ ۴۶
۴۰ ۵۱ ۳۸

لوحِ رقند

۳۹ ۴۰ ۳۷
۵۳ ۵۱
۵۶ ۴۶ ۵۸
۵۰ ۴۵
۴۷ ۴۱ آمنہ ۴۸ ۵۴
۵۲ ۴۳
۵۷ ۵۵ ۵۹
۴۲ ۴۴
۳۸ ۴۹ ۳۶

چال نقش کی یہ ہے۔ اس کے ۲۴ خانے ہیں مثلث خالی الوسط میں زوج الزوج کا نقش ہے۔ کوشش کریں کہ اعدادِ مطلوبہ کو پُر کرنے میں کسر نہ آئے۔ اس امر کے لیے اعدادِ طالب و مطلوب میں کمی بیشی جائز ہے۔ غور و فکر سے کام لیں۔ کوئی امر مشکل نہیں۔ طریقہ اوّل کے لیے بعض اوقات میں یوں بھی کرتا ہوں کہ مرکز کی خالی جگہ میں طالب و مطلوب کے اعداد کا مربع نقش زوج الزوج پُر کر دیتا ہوں تاکہ مؤکلات نکل سکیں اور عزیمت تیار ہو سکے۔

۴ ۵ ۲
۱۸ ۱۶
۲۱ ۲۳
۱۵ ۱۰
۱۲ ۶ ۱۳ ۱۹
۱۷ ۸
۲۲ ۲۰ ۲۴
۷ ۹
۳ ۱۴ ۱

۲۶۔ لوحِ زوج الزوج

ان دونوں الواح طالب و مطلوب میں کمال یہ ہے کہ لوحِ جذب یعنی طالب میں کوئی عدد احاد نہیں۔ نہ اکائی میں نہ دہائی میں نہ ہی صفر ہے۔ سب زوج ہیں۔

۴۸	۶۶	۸۴	۲۲
۸۲	۲۴	۴۶	۶۸
۲۶	۸۸	۶۲	۴۴
۶۴	۴۲	۲۸	۸۶

وفق ۲۲۰

۷۰	۷۶	۸۲	۵۶
۸۰	۵۸	۶۲	۷۸
۶۰	۸۶	۷۲	۶۶
۷۴	۶۴	۶۲	۸۴

وفق ۲۸۴

اور لوحِ مجذوب یعنی مطلوب میں زوج بھی ہیں اور فرد بھی اور صفر بھی ہے۔ مندرجہ بالا مثال سے دونوں لوحوں کا علم ہو جائے گا۔ جس طرح بھی مقصود حاصل کرتے سے عمل کار آمد اور پُر تاثیر آپ وضع کر سکیں۔ کر سکتے ہیں۔ میں تو ان تمام رازوں کو ظاہر کر رہا ہوں جو حقیقت تک لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں لوحیں زوج الزّوج کے حساب سے پُر کی گئی ہیں کیونکہ اُن کی وضع لوح میں اسی طرح جائز ہے۔

۲۷۔ طلسمِ اعدادِ متحابہ

یہ عمل ایک عجیب وغریب اثر کا حامل ہے۔ عالمانِ جفر کا دعویٰ ہے کہ اعداد متحابہ یعنی ۲۲۰ و ۲۸۴ محبت وعشق پیدا کرنے میں جادو کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پُوری تشریح آپ نے پڑھی ہوگی۔ لہٰذا ان کے اثر سے جو عمل حُب کا تیار کیا جائے گا۔ اس سے محب ومحبوب میں کبھی افتراق پیدا نہیں ہوتا۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک پُتلا موم کا اس وقت بنائیں جب کہ زہرہ بیت الشرف میں ہو۔ یا اپنے اصلی خانہ میں ہو اور قمر سے اس کی نظرِ تثلیث یا تسدیس ہو۔ طالع برج ثور ہو اور دُوسرا پتلا اس وقت بنائیں جب کہ زہرہ پہلے پتلے کے بنانے کے بعد چل کر ساتویں خانے میں پہنچے۔ پہلا پُتلا طالب کا ہوگا۔ اس پر اعداد ۲۲۰ لکھیں۔ دُوسرا پُتلا مطلوب کا ہوگا اس پر اعداد ۲۸۴ کے لکھیں۔ یعنی طالب ومطلوب کے پُتلوں پر الواح رک و رفد کی وضع کریں اور دونوں کو ایک دوسرے سے مُنہ سے مُنہ اور سینہ سے سینہ ملا کر اکٹھا کریں۔ دونوں پتلوں کے درمیان لوحِ الموزج (جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں) دو کاغذوں پر لکھ کر رکھیں۔ اُن کے اُوپر سُرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ میں بند کر دیں۔ اس عمل سے محب ومحبوب میں گاڑھی محبت ہو جاتی ہے۔ جس میں کبھی فرق نہیں پڑتا۔ اس میں یہ امر بھی مدِنظر رکھیں کہ لوحِ طالب پہلا پُتلا بناتے وقت تیار کریں اور لوحِ مطلوب دُوسرا پُتلا بنانے وقت تیار کریں یہ لوحیں سفید یا سبز کاغذ پر زعفران سے لکھیں۔ بخور اس کا عود وصندل سُرخ کا ہے۔ دونوں لوحوں اور دونوں پتلوں کو یکجا اس وقت کریں جب کہ زہرہ ومشتری کی نظرِ تثلیث یا تسدیس یا قِران ہو۔ اور قمر ان دونوں سے یا ایک سے موافق ہو۔ یہ ایک پُرتاثیر طریقہ ہے اور عملیات کی دُنیا میں طلسم کہلاتا ہے۔ اس عمل سے اُن دُو شخصوں کے درمیان جنہیں محب ومحبوب بنانا

ہوتا ہے۔ شدید محبت پیدا ہو جاتی ہے اور جب تک طلسم قائم رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں نہیں جُدا کرسکتی ۔

۲۷۔ مخمّس خائی القلبْ

یہ نقش زوج در زوج ہے۔ حاضریٔ مطلوب کے لیے مؤثر ہے۔ اِس نقش میں ۸ و ۸ خانہ نہیں ہیں۔ اوّل نام طالب معہ والدہ پھر رک رفد۔ اس کے بعد نام مطلوب معہ والدہ ایک سطر میں لکھیں۔ پھر بسطِ حرفی کر کے نئی سطر تیار کریں اور تکسیرِ جفری کرکے زمام برآمد کریں۔ مگر سطرِ آخر جو سطرِ اوّل کے مشابہ ہوتی ہے نہ لیں اور زمام تک سطور لیں۔ بعدہٗ اس کی تکسیر کی سطرِ اوّل کا پہلا حرف اور آخری حرف لیں۔ پھر درمیان کی سطر کا وسطی حرف لیں۔ پھر سطرِ آخر کا حرفِ اوّل و آخر لیں۔

یہ یاد رکھیں کہ تکسیر زوج سطور کی ہوگی تو درمیان میں دُو سطریں وسطی ظاہر ہوں گی۔ ان دونوں سطور کے وسطی حروف لیے جائیں گے۔ خواہ ۲ ہوں یا ۴۔ لہٰذا برآمد ہونے والے کُل حُروف ۵ یا ۶ یا آٹھ ہوں گے۔ اب جو بھی حُروف برآمد ہوں۔ اُن کو جدُول عاشق و معشوق سے بدل لیں۔ اگر حرف نیچے ہو تو اُوپر والا لے آئیں۔ اگر حرف اُوپر ہو تو نیچے والا لے لیں۔ پھر مکرر حرُوف گرادیں۔ اور جو حروف باقی بچیں ان کو جوڑا جوڑا کر کے ایل ساقط مؤکل تیار کرلیں اور اُن کو نقش کے گرد لکھیں۔

نقش پُر کرنے کا طریقہ:

سطرِ اوّل کے اعداد نکال کر اس کو ۵ سے ضرب دیں۔ ضرب شدہ کو ۶۵ پر تقسیم کریں۔ فی حصہ رقم خانۂ اوّل میں درج کریں۔ خانۂ دوُم میں اس کا دوگنا درج کریں۔ خانۂ ۳ میں خانۂ اوّل کا سہ گنا درج کریں۔ غرضیکہ خانۂ اوّل کی رقم کو عددِ چال سے ضرب دے کر اس خانہ میں لکھ دیں۔ اور نقش مکمل کریں۔ اور جس رقم کا نقش پُر کریں اس کا مؤکل استنطاق کر کے خالی قلب میں لکیر دے کر اوپر لکھیں اور نیچے نام مطلوب معہ والدہ رک رفد لکھیں۔ نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔ اس نقش میں کسر نہ ہونا چاہیئے۔ کسر کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے موافق نام ملا کر موافق رقم حاصل کرلیں۔ پھر نقش تیار کریں۔ کل چار نقش تیار کرنے ہوں گے۔ تین نقوش کو عناصر

کے موجب استعمال کریں اور ایک نقش چارپائی کے پائے کے نیچے رکھ کر اوپر طالب بیٹھ جائے۔ مطلوب عرصہ مسافت کے مطابق حاضر ہوگا۔

یہ نقش ساعتِ شرف زہرہ میں یا ساعتِ زہرہ میں بروز جمعہ اوّل ماہ لکھا جائے۔ یا تثلیث زہرہ و مشتری میں تیار کیا جائے۔ جدولِ عاشق و معشوق یہ ہے۔

ا	ج	ه	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

مثال: طالب احمد، مطلوب اکبر۔ اس کے درمیان رک رفد لکھ کر سطر بنائیں اور تکسیر کریں۔

سطر اوّل — ا ح م د ر ک ر ف د ا ک ب ر

ر ا ب ح ک م ا د د ر ف ک ر

ر ر ک ا ف ب ر ح د ک د م ا

ا د م ر و ک ک ا د ف ح ب ر

سطرِ وسط — ر ا ب ر ح م ف ر د د ا ک ک

ک ر ک ا ا ب د ر د ح م ر م ف

ف ک م ر ر ک ح ا د ا ر ب د

د ف ب ک ر م ا ر د ر ا ک ح

سطرِ زمام — ح د ک ف ا ب ر ک د ر ر م ا

سطرِ آخر میزان — ا ح م د ر ک ر ف د ل ک ب ر

حروفِ گوشہ ہائے مرکز = ا ر ف ح ا

امتزاج مطابق جدول = ب ق ص ز ب

امتزاج ہر دو حروف = اب - رق - فص - ح ز - اب - اس میں اب مقرر ہے اس کو نکال دیا۔ باقی چار مؤکل نکلے۔ ابائیل - رقائیل - فصائیل - حزائیل۔

اعدادِ سطر احمد رک رفد اکبر = ۷۸۰

۵

۳۹۰۰ ÷ ۶۵ = ۶۰ :

لہٰذا نقش کے خانۂ اوّل میں عدد ٦٠ ہو گا۔ نقش رفتار و نقش مثالی حسب ذیل ہیں۔

نقشِ رفتار

١٦	١٠	١	١٢	٢٦
٩	٢١	١٩	١٣	٣
١٥	١١		١٤	٢٥
٥	٦	٢٣	٢٤	٧
٢٠	١٧	٢٢	٢	٤

نقشِ مثالی

٩٦٠	٦٠٠	٦٠	٧٢٠	١٥٦٠
٥٤٠	١٢٦٠	١١٤٠	٧٨٠	١٨٠
٩٠٠	٦٦٠	جنفطائیل [illegible]	٨٤٠	١٥٠
٣٠٠	٣٦٠	١٣٨٠	١٤٤٠	٤٢٠
١٢٠٠	١٠٢٠	١٣٢٠	١٢٠	٢٤٠

٣٩٠٠ کا مؤکل جنفطائیل بنا۔ یہ اعداد کُل نقش کے ہیں۔

فائدہ: فرض کریں کہ آپ نے جو سطر قائم کی۔ اس کے اعداد کو ۵ میں ضرب دے کر جب ٦۵ پر تقسیم کرتے ہیں تو کسر آتی ہے۔ چونکہ کسر کا نقش پُر نہیں ہو گا۔ اس لیے طریقہ یہ ہے کہ سطرِ اوّل قائم کرنے میں انتہائی غور و خوض سے کام لیں۔ تاکہ اس میں ٦۵ کی تقسیم سے باقی کچھ نہ نکلے۔ بالفرض کسر واقع ہو تو جو بھی کسر باقی رہے اس کو ٦۵ سے تفریق کر دیں۔ حاصل تفریق کو ۵ پر تقسیم کریں۔ مثلاً کسر ٢٠ ہو تو ٢٠ کو ٦۵ سے تفریق کیا باقی ۴۵ رہے۔ اس کو ۵ پر تقسیم کیا۔ حاصل ٩ آئے۔ چونکہ ٩ عدد کا کوئی اسم الٰہی نہ ملا۔ اس لیے ١٣ اعداد قانون کے ملا دیں تو ٢٢ ہو گئے۔ ٢٢ کے مطابق کوئی اسم باری تعالیٰ لے کر تکسیر کی سطرِ اوّل میں لگائیں۔ اگر ٢٢ کا کوئی ہم عدد اسم نہ ہو تو پھر اس میں ١٣ ملا کر ٢٢ + ١٣ = ٣۵ کر لیں اور اس کے مطابق کوئی ایک یا دو اسم الٰہی لیں۔ اب اگر پھر اسم الٰہی نہ نکلے تو ٣۵ + ١٣ = ۴٨ کا اسم الٰہی لیں اسی طرح تیرہ تیرہ کا اضافہ کرتے جائیں۔ جہاں موافق عدد اسم الٰہی کے اور مقصد کے ہاتھ لگ جائے۔ اُسے سطرِ اوّل میں شامل کر لیں اور پھر تکسیر جفری پُر کریں نقش بلا کسر پُورا ہو گا۔

مثلاً طالب کے نام کے عدد ٦٢٣ ہیں۔ مطلوب کے ۵۵٠ ارک کے ٢٢٠۔ رفد کے ٢٨۴۔ کُل ملا کر ٢٦٨٧ ہوتے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ سطر لکھی جائے تو اس کا نقش پُر ہو جاتے گا۔ ٢٦٨٧ کو ۵ سے ضرب دیا کل ١٣۴٣۵ ہو گئے۔ اُسے ٦۵ پر تقسیم کیا تو ٢٠٦ حاصل قسمت ہوئے اور باقی ۴۵ بچے۔

باقی کو ختم کرنے کے لیے ۶۵ سے ۴۵ تفریق کیے۔ باقی ۲۰ رہے۔ ۲۰ کو ۵ پر تقسیم کیا باقی ۴ رہے۔ ۴ کا کوئی اسم الٰہی نہیں۔ اس لیے اس میں ۱۳ ملائے تو ۱۷ ہوئے۔ پھر ۱۳ ملائے تو ۳۰ ہوئے۔ پھر ۱۳ ملاتے تو ۴۳ ہوئے۔ تو اسم نہ ملا۔ پھر ۱۳ ملائے تو ۵۶ ہوئے۔ کوئی اسم نہ ملا۔ پھر ۱۳ ملائے تو ۶۹ ملا۔ اس کا اسم حاکم مل گیا۔ پس سطر یوں تیار کی۔

نام طالب	رک	حاکم	رفد	مطلوب
۶۳۳	۲۲۰	۶۹	۲۸۴	۱۵۵۰

کل اعداد = ۲۷۵۶ ہوئے

یہ عدد لازمی مخمس میں پُر ہو جائیں گے۔ ۲۱۲ حاصل قسمت خانہ اول کے لیے آئے گا اور ۲۱۲ سے نقش شروع ہو جائے گا۔

میں نے جب اس نقش کو طالب مطلوب کے لیے تیار کیا اور ۲۱۲ سے نقش پُر کرنے لگا تو میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا کہ کیوں نہ ۲۲۰ سے جو رک کے اعداد ہیں نقش کی ابتداء کروں۔ تو میں نے یوں طریقہ اختیار کیا کہ ۸ عدد کی کمی ہے۔ اس کو ۱۳ سے ضرب دی تو ۱۰۴ عدد حاصل ہوا۔ اس کا اسم میں نے مسبب نکالا اور سطر یوں اختیار کی۔

طالب	رک	حاکم	مسبب	رفد	مطلوب
۶۳۳	۲۲۰	۶۹	۱۰۴	۲۸۴	۱۵۵۰

میزان = ۲۸۶۰ ہوئی

ان اعداد کو ۵ سے ضرب دے کر ۶۵ پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت ۲۲۰ آئے۔ میں نے نقش میں ۲۲۰ کو خانہ اول میں رکھ کر نقش کو مکمل کیا۔ جس کے کل عدد ۱۴۳۰۰ آئے۔ موکل بدغشائیل نکلا۔ چار نقش لکھ کر طالب کو دیے اور استعمال کی ہدایت کی۔ چونکہ مطلوب اسی شہر میں تھا۔ اس لیے ایک گھنٹہ کے وقفہ میں طالب کے پاس پہنچ گیا اور طالب اس نقش کی قوت سے حیرت میں رہ گیا۔ میں نے جو اعداد طالب و مطلوب دیے ہیں وہ فرضی نہیں اصل ہیں۔ آپ بھی آزمائش کریں۔

۲۹۔ حاضریٔ مطلوب

میں اپنا وہ مخصوص طریقہ بھی رکھتا ہوں۔ جسے نہ کوئی شخص جانتا ہے اور نہ ہی کتب میں مرقوم ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ اس راز سے اس دنیا کے اندر میرے سوا اور

کوئی واقف نہیں - یہ طریقہ اس ریاضت کے عوض مجھے ملا جو اس سلسلے میں، میں نے اختیار کی - مکاشفہ اعدادِ متحابہ کی ریاضت کا یہ مطلب تھا کہ میں یہ جانوں - اگر ہمارے پاس اعدادِ متحابہ ۲۲۰، ۲۸۴ ہیں تو مزید اعدادِ متحابہ کے اخذ کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ آخر کیوں مزید حسابی اُلجھنوں کو اختیار کیا جائے - مرتبۂ دوم کے اعداد ۲۰۲۴ و ۲۲۹۶ یا مرتبۂ سوم کے اعداد ۱۷۲۹۶ و ۱۸۴۱۶ ابھی وہی کام کریں گے جو ۲۲۰ اور ۲۸۴ کرتے ہیں - اگر ایک ہی کام ہے - یعنی جذبہ محبت میں اعدادِ مقناطیسی یا اعدادِ محب اور محبوب کی ضرورت ہے تو رک در فد کافی ہیں - مزید مراتب نکالنا، اُن کے قواعد مرتب کرنا کیوں ضروری ہے - ریاضت سے یہ انکشاف ہُوا - اعدادی تو تیں طالب و مطلوب کے نام کی اعدادِ متحابہ میں ڈھالنا چاہیں تو لازمی ہیں ایسے اعدادِ متحابہ کی ضرورت ہوگی - جو طالب و مطلوب کے اعداد سے زیادہ قیمت رکھتے ہوں - جب مجھے اس راز کا علم ہُوا تو میں نے اس طریق کو تیار کرنے میں بہت غور و فکر سے کام لیا تاکہ نقش کے اندر اعدادِ طالب و مطلوب اعدادِ متحابہ کی شکل اختیار کر جائیں - چنانچہ طریق صمدی کو میں نے اختیار کیا - صرف آزمانے کی ضرورت تھی -

ایک عورت میرے پاس آئی کہ میں اپنی لڑکی کی شادی فلاں لڑکے سے کرنا چاہتی ہوں - لڑکا و لڑکی ایک دوسرے سے واقف ہیں اور ایک ہی دفتر میں پانچ سال تک اکٹھے کام کرتے رہے ہیں - میں نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے - لیکن اس امر کے لیے میرے پاس آنے کی کیوں ضرورت محسوس ہُوئی - وُہ عورت کہنے لگی جب اس لڑکے کا پیغام اس کے کسی دوست کی معرفت ہمیں ملا تو ہم نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں - چنانچہ لڑکے کے والد نے بھی اس رشتہ پر رضامندی کا اظہار کر دیا - لیکن جب یہ بات کھلی تو کسی شخص نے لڑکے کے والد کو بہکا دیا - تھوڑے دنوں کے بعد لڑکے کے والد نے کہا کہ ہم اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں اور رشتہ کے لیے تیار نہیں - اس کے بعد اس لڑکے کو لاہور میں زیادہ تنخواہ پر ملازمت مل گئی اور وُہ وہاں چلا گیا - چنانچہ اب امکانی صورتیں اس جگہ رشتہ کی ختم ہو چکی ہیں - میری لڑکی کو وہ لڑکا پسند ہے اس لیے کہ تنخواہ معقول ہے اور وُہ ایک باوقار شوہر پسند کرتی ہے - اور جو رشتے آئے ہیں وُہ اس پایہ کے نہیں - آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں کہ اسی جگہ شادی ہو جائے -

لیکن لڑکا خود آکر رشتہ طلب کرے تو پھر بہتر ہے۔ نا امیدی اب اس رشتہ میں یوں پیدا ہو چلی ہے کہ نا معلوم وُہ کب رُخصت لے کر آئے اور آتے بھی تو ہمیں کیونکر ملے گا۔ تو ہم کوئی دنیوی کوشش نہیں کر سکتے۔ اس کے والدین لڑکے کے رشتہ کے متلاشی ہیں۔ آپ اس لڑکے کو ایک دفعہ بلوا دیں۔ باقی بات میں خود کر لوں گی۔ ہمیں اس کے کسی دوست سے معلوم ہُوا کہ چونکہ اس کی نئی ملازمت ہے۔ اُسے فی الحال چھٹی نہیں ملے گی۔ چونکہ لڑکی کے متعلق جلد فیصلہ کرنا ہے۔ اس لیے ہم بہت پریشان ہیں۔

میں نے ہاں کر دی اور وقت مناسب پر پوری تیاری کر کے اعدادِ متحابہ کا مُربع صمدیہ پُر کر کے دے دیا کہ ایک کو کسی درخت پر باندھ دیں اور ایک کو لڑکی کو دیں کہ وُہ اپنے پاس رکھے۔ ابھی صرف پانچ دن گزرے تھے کہ عورت آئی اور کہا کہ لڑکا آگیا ہے۔ مگر وہ تو استعفیٰ دے کر آیا ہے۔ ہُوا یوں کہ دفتر میں کسی سے تکرار ہُوئی۔ اُس نے استعفیٰ دے دیا اور گھر چلا آیا۔ میں حیران ہُوں کہ ایسا کیوں ہُوا؟ کیونکہ بے حد شریف طبع انسان ہے اور کبھی کسی کو ناراضگی کا موقع نہیں دیتا۔ میں نے کہا چلیے آپ کا کام تو ہو گیا۔ اب آپ جانیں اور وُہ۔ مگر اس وقت جبکہ وُہ ملازم نہیں رشتہ کی بات چیت آپ کیسے کریں گی۔ تو وہ کہنے لگی اسے ملازمت کی پرواہ نہیں۔ ہر وقت ملازمت اُسے مل سکتی ہے۔

اب میں وہ طریقہ سمجھاتا ہُوں جس میں نام طالب، نام مطلوب یا مقصد اعدادِ متحابہ کے اندر سما جاتے ہیں۔ مثلاً:

نام طالب۔ اکرام۔ عدد ۲۶۲
نام مطلوب رضیہ عدد ۱۰۱۵
مطلب جلب قلب عدد ۱۶۷
میزان ۱۴۴۴

رضیہ جلب قلب اکرام

۵۸۰	۲۶۲	۱۶۷	۱۰۱۵
۱۶۵	۱۰۱۷	۵۷۸	۲۶۴
۱۰۱۹	۱۷۱	۲۵۸	۵۷۶
۲۶۰	۵۷۴	۱۰۲۱	۱۶۹

چونکہ عدد متحابہ رک و رفد مرتبہ اوّل کے کم ہیں۔ اس لیے مرتبہ دوم کے اعدادِ طالب کے لیے جو ۲۰۲۴ ہیں۔ اس سے ۱۴۴۴ عدد تفریق کیے تو باقی ۵۸۰ رہے۔ اب نقش بنائیں اور سرلوح ان تمام اعداد کو ترتیب دیں تاکہ مقصد لوح کے اندر قائم ہو

جائے۔ خانہ اوّل میں رضیہ کے عدد لکھیں۔ دُوسرے میں جلب قلب کے، تیسرے میں اکرام کے اور چوتھے میں ۵۸۰ عدد لکھیں۔ اب آتشی چال سے ۱-۲-۳-۴ خانوں کو رضیہ کے اعداد سے دو دو کے اضافہ سے پُر کریں۔ ۵-۶-۷-۸ خانوں میں ۸ خانہ کے عدد ۵۸۰ معلوم ہیں اس سے ۶ عدد کم کر کے ۵۷۴ خانۂ پنجم میں رکھیں اور یہ خانے مکمل کر دیں۔ اب ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ خانوں کے اعداد میں سے ۱۱ خانہ کے اعداد ۲۶۲ ہمیں معلوم ہیں۔ اس میں سے ۴ عدد کم کر کے خانہ نویں رکھیں اور دُو دُو کے اضافہ سے چاروں خانے پُر کردیں۔ اب ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ خانوں میں سے چودھویں خانہ میں سے ۱۶۷ عدد موجود ہیں ان میں سے دو کم کر کے تیرھویں میں رکھیں اور چاروں خانے پر کرلیں۔ نقش پُر ہوگیا۔ اس نقش کی میزانِ چاروں طرف سے عددِ متحابین ۲۰۲۴ کے مطابق ہوگئی۔ اس طریقہ سے عددِ مطلوب ۲۲۹۶ کا دُوسرا مُربع پُر کریں۔ ان دونوں نقشوں کو تیار کر کے لوح طالب کو کسی پھلدار درخت پر جو گھر سے نزدیک ہو لٹکا دیا اور لوحِ مطلوب کو رضیہ کے پاس رکھنے کو کہا:

۸۵۲	۱۰۱۵	۱۶۷	۲۶۲
۱۶۵	۲۶۴	۸۵۰	۱۰۱۷
۲۶۶	۱۷۱	۱۰۱۱	۸۴۸
۱۰۱۳	۸۴۶	۲۶۴	۱۶۹

میزان ۲۲۹۶ مطلوب

اس طریقہ میں اعلیٰ ترین خوبی یہ ہے کہ اسمارِ طالب و مطلوب و مطلب سرِلوح آجاتے ہیں اور جو نقش تیار ہوتا ہے۔ وہ اعدادِ متحابہ کا تیار ہوتا ہے۔ یعنی نقوش تو اعدادِ متحابہ کے ہیں مگر ان میں اسمائے طالب اور مطلوب قائم ہیں اور وہ بھی سرِلوح اور ایک سطر میں۔ آپ کا جی چاہے تو اعداد لکھیں جی چاہے تو حروف اس طرح لکھیں کہ رضیہ جلب قلب اکرام۔

قاعدہ: اگر طالب و مطلوب اور مطلب کے اعدادِ متحابہ مرتبہ دوم سے زیادہ ہو جائیں تو مرتبۂ سوم کے اعدادِ متحابہ کے موافق لوح تیار کریں۔

یہ میرا اپنا طریقہ ہے۔ میں ضرورت کے مطابق جب چاہوں اس میں تصرف کر سکتا ہوں میں نے اسے نہایت زود اثر پایا ہے۔ عملیات کے اندر اگر ان اعداد کو طلسم کہا جاتا ہے تو جائز ہے۔ بڑے بڑے علماء ابن خلدون، مسلم بن احمد المجریطی، مصنف صاحب الغایہ، میر باقر داد، شیخ بہاؤ الدین عاملی، امام فخر الدین رازی، صاحب سرِ مکتوم وغیرہ نے جو ان اعداد کی حیرت انگیز

قوتوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کمالیت کی حد تک اسے جادو کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ لیکن ہم اپنی زبان میں اسے طلسم کہتے ہیں۔ علمی نقطۂ نظر سے اگر معین سے مدد لے کر عالمِ عنصری میں تصرف کیا جائے تو اُسے طلسم کہتے ہیں اور اگر بغیر معین عالمِ عنصری پر مافوق العادت کوئی اثر ڈالا جائے تو اُسے سحر یا جادو کہتے ہیں۔ اُسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اجسام کی صورتِ نوعیہ کا بدلنا یا نفوسِ انسانی میں اثر ڈالنا دو طرح ممکن ہے۔ ایک قوت نفسیانہ سے دوسرے قوتِ علیہ سے۔ قوتِ نفسانی سے کام لینا از قبیل سحر ہے اور قوتِ علیۃ سے کام لینا طلسم ہے۔

اگر نقوش و آیات و اسماء وغیرہ ریاضت سے مؤثر کیے جائیں تو اُن کو علوی طریقہ قرار دیں گے۔ لیکن اگر خاص اعداد، طبائع عنصری، مزاجِ افلاک اور دیگر مزاجات کو یکجا کرکے انہی نقوش و اسماء سے کام لیا جائے تو اصطلاحِ علوم میں طلسم قرار دیں گے۔ عام طریقہ کار سے طلسم سریع التاثیر طریق کار پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تشریح مجھے اس لیے کرنا پڑی ہے کہ کہیں بعض کم علم لوگ طلسم کو سحر یا جادو نہ سمجھ لیں۔

واللہ الموفق للصواب

کاشف السبزواری

پتھروں کے
سحری خواص

اُن لوگوں کیلئے بہترین کتاب ہے جو اپنے مقسومی پتھروں اور رنگوں کو جاننا چاہتے ہیں۔

درجۂ اوّل کے ۹

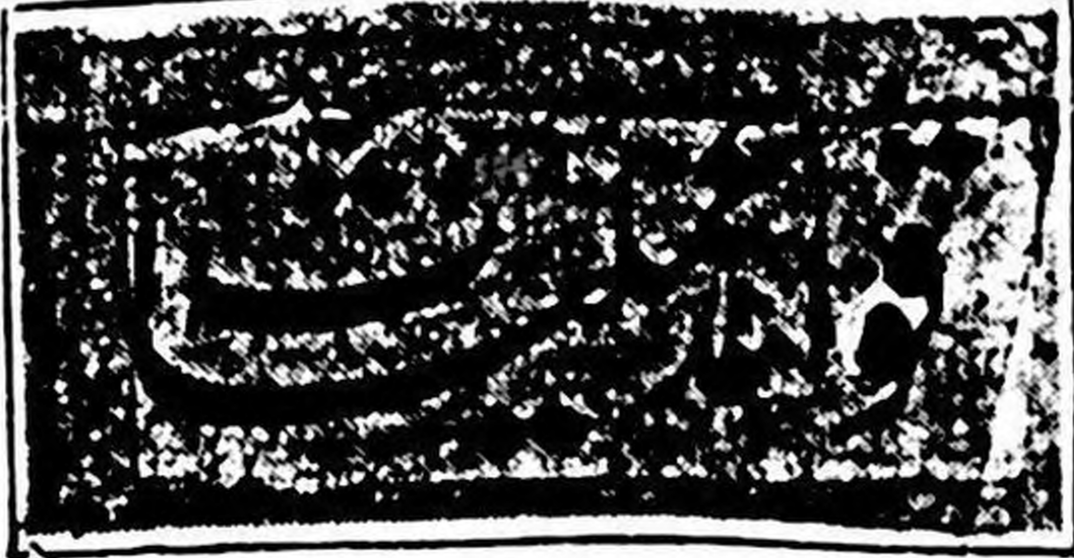
درجۂ دوم کے ۳۵ اور

درجۂ سوم کے ۸۳ جواہرات کے اقسام

رنگ - خواص - ماہیت اور

اُن کے عجیبہ خواص سحری اور فوائد طبی

- جواہرات کا کواکب سے تعلق اور اُن کا سعد و نحس جاننا
- برتھ اسٹون معلوم کرنا
- رنگوں کے استعمال کا نظریہ
- حصول برکات کیلئے جواہرات پہننے کا طریقہ
- اعتقادات اور حقائق



یہ کتاب اُن لوگوں کیلئے بیش قیمت تحفہ ہے جو عملیات کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں تمام ضروری قواعد معہ تفصیل دیے گئے ہیں تاکہ ہر کسی جگہ پر اُستاد کی ضرورت ہو تو وہ پُوری کی جا سکے۔

اس کتاب کے بارہ باب ہیں

۱:- لوازماتِ نقوش	۷:- جفری قوانین
۲:- چلہ کشی	۸:- زکات
۳:- حروفِ تہجی	۹:- قوانینِ نجوم
۴:- عناصر	۱۰:- تعینِ اوقات
۵:- مؤکلات	۱۱:- مؤثر اوقات عملیات و طلسم
۶:- تعویذات	۱۲:- متفرقات

متفرقات ہی ایسا باب ہے کہ برسوں کی خدمت کے بعد بھی ایسے طریقے نہ ملیں اور نہ ہی اُن کا معاوضہ کوئی ادا کر سکتا ہے۔

ابواب: ۱۲

کتب خانہ صدیقیہ ۱۹۰۳ کوچہ چیلان دریا گنج دہلی ۲

مشتاقانِ آثارِ جفریہ کیلئے بیش بہا تحفہ

رموز الجفر

حروف - عناصر - اسمائے الٰہی - اعداد اور ارواح فلکی
کے امزجہ سے عالم سفلی میں تصرفات کی حکمت

یہ حضرت کاشف البرنی کے معمولات کا وہ لاثانی خزانہ ہے جس کے اعمال متعدد مرتبہ تجربہ کی میزان پر تلے ہوئے ہیں۔ اس میں علم جفر کے صدیوں کے سربستہ رازوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔ نقاط جفر کی تشریح کے ساتھ ساتھ اعمال کے فہم و تفہیم کے لئے مثالیں دی گئی ہیں۔ حصولِ خواہشات اور مراد براری کے لئے وہ مؤثر قواعد بیان کئے گئے ہیں جو بمنزلہ تاثیر کے سے بھی عظیم تر ہیں ان میں کسی چلہ کشی کی ضرورت نہیں۔ محض وقت اور ترکیب سے ہی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اس میں حسب ذیل ۹ ابواب ہیں۔

باب اوّل	دائرہ اسماء اللہ الحسنیٰ
باب دوم	اعمال حل المشکلات
باب سوم	اعمال حب و تسخیر
باب چہارم	اعمالِ شر
باب پنجم	اعمال حصول رزق و کشائش رزق
باب ششم	اعمال تسخیر حکام و تسخیر خلق
باب ہفتم	اعمال عقود
باب ہشتم	اعمال تصرفات و نظرات کواکب
باب نہم	اعمال متفرقات و صفت خواتیم۔

ان ۹ ابواب میں ۱۳۵ تیر بہدف عملیات ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

صفحات ۲۰۸ ہدیہ ۲۵ روپے۔

نوٹ :- صرف وہ لوگ منگوائیں جن کی ذہنی قوتیں اچھی ہوں - حساب داں ہوں اور حل کرنے کی سعی سے گریز کرنے والے نہ ہوں۔

کتبخانہ صدیقیہ ۱۹۰۲ کوچہ چیلان دریا گنج دہلی ۲

حضرت کاشف البرنی رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ تصنیفات

عامل کامل (مکمل)	جعفری قواعد کے سریع التاثیر عملیات، علم النقوش اور علم الالواح	۷۵/=
حل المقاصد	مستحلہ کا ایک سوال و جواب	۱۵/=
الساعت (مکمل)	روزانہ کام کرنے کا ساعتی نظام، ساعتی نظام کی تفصیل مع اعمال	۶۰/=
رموز الجفر	جفر کے حصہ آثار پر عجیب کتاب	۳۵/=
عددوں کی حکومت (مکمل)	علم الاعداد کے تجربات و نظریات، کل امورہائے زندگی کے علاوہ نسبت و زائچہ اعداد کی تشریح	۴۵/=
قواعد عملیات	عملیات کرنے والوں کے لئے جملہ معلومات	۲۵/=
اسباق النجوم	نجوم کی ابتدائی معلومات	۳۵/=
رجوع ہمزاد	ہمزاد کو قابو کرنے کے طریقے اور عملیات	۲۰/=
جذب القلوب	اعداد متحابہ کا نظریہ و عملیات	۱۵/=
پتھروں کے سحری خواص	حصولِ برکات کے لئے جواہر پہننا	۲۵/=
آثار النجوم	ابتدائی اصول جدید علم ہیئت و نجوم اصطلاحات و تشریحات، زائچہ کے پڑھنے کا طریقہ	۵۰/=
روحِ قرآن	قرآن سے عقائد کے سوال و جواب	۴۰/=
المختصر	عہدِ رسالت سے قرونِ اولیٰ کی تاریخ	۱۵/=
بچے اور ستارے	بچوں کی پرورش، تعلیم اور پیشہ کی رہنمائی	۲۵/=
تعلقات	زن و شوہر کے مزاجی اور مقسوی کیفیت جاننا	۱۵/=
کرشمۂ قدرت	ہمایوں مرزا لکھنوی	۶۰/=

کتب خانہ صدیقیہ ۱۹۰۳ کوچہ چیلان، دریا گنج نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

حضرت کاش البرنی رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ تصنیفات

عامل کامل (مکمل)	۷۵/-
حل المقاصد	۱۵/-
الساعت (مکمل)	۶۰/-
رموز الجفر	۳۵/-
عددوں کی حکومت (مکمل)	۷۵/-
قواعد عملیات	۲۵/-
اسباق النجوم	۳۵/-
رجوع ہمزاد	۲۰/-
جذب القلوب	۲۰/-
پتھروں کے سحری خواص	۳۵/-
آثار النجوم	۵۰/-
روحِ قرآن	۴۰/-
المختصر	۱۵/-
بچے اور ستارے	۲۵/-
تعلقات	۱۵/-
کرشمۂ قدرت (ہمایوں مرزا لکھنوی)	۷۵/-

علوم مخفیہ پر نادر و نایاب کتابیں

مفاتح الغیب (منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی)	۲۵/-
مصباح الجفر	۷۰/-
مصباح الفراست	۴۰/-
آپ کی تاریخ ولادت	۴۰/-
مصباح الاعداد	۲۵/-
طلسمات سامری	۲۵/-
مصباح ریمیا	۲۵/-
جامع النجوم	۳۵/-
مصباح الرمل	۵۰/-
علاج بالنجوم	۵۰/-
نادِ علی (ریاض جعفری ایڈوکیٹ)	۵۰/-
خزینۂ جفر (لیاقت اللہ قریشی)	۶۰/-
فیوضِ طلسمات (سید فیض احمد شاہ نقوی انجاری)	۴۰/-
رموز سوال (وقتی زائچہ) ڈاکٹر محمد ایوب تاجی	۶۰/-
قانونِ طلسمات (حضرت علامہ محمد رفیق)	۸۰/-

مکمل فہرست کتب کے لئے لکھئے

عظیم پبلیشر ۱۹۰۳ کوچہ چیلاں نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

Rs. 20/-